اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ○

۹-۱۰ ذوالحج کے

متبرک ایام

اور

اجتماع جماعت لواری شریف

ناشر
ناچیز شاگرد تحریک جماعت لواری شریف سندھ

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ۝

۹-۱۰ ذوالحج کے

متبرک ایام

اور

اجتماع جماعت لواری شریف

ناشر

ناجیہ شاگرد تحریک جماعت لواری شریف سندھ

ناجیہ شاگرد تحریک کا سلسلہ کتاب نمبر ۱

۷۸۶

کُلُّ

جماعت لواری شریف پر مخالفین (جو ہمیشہ سے اولیاء کرام کے منکر رہے ہیں) کی طرف سے مصنوعی حج کے جھوٹے لگائے گئے الزامات کے متعلق اہلسنت والجماعت کے علماء کی طرف سے وقت بوقت جاری کردہ تحریروں میں سے کچھ مضامین اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔

مرتب

خدا بخش ۔ عبدالعزیز

ناشر

ناجیہ شاگرد تحریک جماعت لواری شریف سندھ

اشاعت اوّل

تعداد ——— ایک ہزار

تاریخ اشاعت ——— ستمبر ۱۹۸۳ء

ناشر ——— ناجیہ شاگرد تحریک جماعت لواری شریف سندھ

پرنٹر ——— امین پرنٹنگ پریس نزد جامع کلاتھ مارکیٹ کراچی

یہ کتاب بنام "۹، ۱۰ ذوالحج اور جماعت لواری شریف" خدابخش ممبر نشرو اشاعت کمیٹی نے امین پرنٹنگ پریس نزد جامع کلاتھ مارکیٹ سے چھپوا کر ناجیہ شاگرد تحریک کے مرکزی دفتر واقع قاضی احمد تعلقہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ سے شائع کیا۔

منسوب

بنام

افضل الفاضلین اکمل العلماء الراسخین عاشق صادق رسول الثقلین
الحاوی بین الفروع والاصول قامع بدعت مؤید سنّت وحسان السندھ
ابوالکرم حضرت قبلہ مولانا المولوی عبدالکریم صاحب درس

اور

عالم محقق فاضل مدقق سلطان المناظرین امام الواعظین حضرت
مولانا مولوی ظہور الحسن صاحب درس مفتی کراچی سندھ
اور خطیب قائد اعظم

جن کی اولیاء کرام سے عقیدت، دلچسپی اور قربانی عالم اسلام کے
علماء کے لئے ایک زندہ مثال ہے۔

لواری کی جماعت حق پر ہے

مولوی محمد صادق کھڈا کراچی۔

مولوی خیر محمد اور مولوی احمد جیل سندھ۔

ایڈیٹر الوحید کراچی

وا عوانصم۔ سب کے سب صریح غلطی پر ہیں۔

مانو نہ مانو ستمام حجت ہو چکی

فتویٰ نمبر ۶۳۵ از

مدرسہ عالیہ دیوبند شریف

مولوی عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند

۲۸۔ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ

پیش لفظ

جب سے ہوش سنبھالا ہم نے خود کو جماعت ناجیہ لواری شریف سے وابستہ پایا اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارا مولد وہی گاؤں ہے جسے ولیوں کے سرتاج حضرت سلطان الاولیاء حضرت خواجہ محمد زمان قدس سرہ نے آج سے تقریباً دوسو پچاس سال قبل اپنا مسکن بنایا اور جو جماعت لواری شریف کے لئے رشد و ہدایت کا مرکز بنا اسی خدمتگزاری کے تحت ہمارے اجداد کو اس گاؤں میں مستقل سکونت اختیار کرنے کا شرف حاصل ہوا جس کے لئے خداوند کریم کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

بچپن میں ہم سب بچے پرائمری اسکول جانے سے پہلے مل کر درگاہ شریف کے مدرسے (جو درگاہ شریف کے احاطے میں مغرب کی طرف واقع واحد دوصد سالہ پرانی مسجد میں ہے) میں جاتے تھے جہاں پر سب سے پہلے طلبا کو درگاہ شریف کے لنگر خانے سے ناشتہ ملتا تھا اور اس کے بعد مرحوم مولوی پیر محمد منظل صاحب قاضی احمد والے مرحوم مولوی عبدالرحمن کھوکھر صاحب کنڈی درمیھڑ والے اور بھان فقیر نامی ایک درویش قرآن پاک کا درس دیتے تھے جسکے بعد ہم سب اسکول جاتے تھے۔

ہمیں بچپن میں سب سے پہلے باقاعدہ شریعت کی تعلیم یعنی قرآن شریف کا درس ملا ہر ماہ کی قمری چار تاریخ کو حضرت سلطان الاولیاء قدس سرہ کے عرس مبارک کے موقع پر ہم طریقت پاک کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

جب لواری شریف سے مڈل اسکول کے فارغ ہو کر ضلع بدین کے ہائی اسکول پہنچے تو اسکول کے کچھ طلبا نے جوان افراد اور ان کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جن کا مسلک مکتبہ اہلحدیث سے وابستہ تھا ہمارا مذاق اڑانا شروع کیا اور ہمیں طعنہ زنی کی کہ آپ لوگ کافر

ہیں آپ کا الگ خدا اور رسول ہے آپ لواری شریف میں حج کرتے ہیں روضہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں روضہ مبارک کو کعبہ کا درجہ دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ

اسکول میں ان اہلحدیث طلبہ کی یہ باتیں سن کر ہماری عقل دنگ رہ گئی کیونکہ اس وقت تک ہمیں گو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ مسلمانوں میں مختلف فرقے ہیں اور اسلام سے متعلق ان کے الگ الگ اعتقادات ہیں یہ سب باتیں ہمارے لئے نئی ثابت ہوئیں کیونکہ لواری شریف کے مدرسے میں مولوی صاحبان نے ہمیں سوائے شریعت اسلام اور اولیاء کرام کے کسی اور فرقے کے متعلق کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔

بدین کے اہلحدیث طلباء کے جماعت لواری شریف کے متعلق الزامات سننے کے بعد ہمیں بہت افسوس ہوا کہ یہ کس قسم کے مسلمانی ہے کہ ہم پر جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں۔

درگاہ شریف کی قدیم مسجد جو روضہ شریف کے مغرب میں واقع ہے (جبکہ دنیائے اسلام میں تمام اولیاء کرام کی درگاہوں سے متصل مساجد عموماً مشرق کی سمت واقع ہوتی ہیں یا پھر درگاہ کے برابر ہیں) ہم اپنے ایک عقیدے کے مطابق ملک کے کسی بھی حصے میں ہوں کعبہ شریف (مکہ مکرمہ) اور روضہ شریف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مدینہ منورہ) کی طرف پاؤں نہیں کرتے جیسا کہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے اسکے علاوہ ہم اپنے مرشد کی درگاہ کی طرف بھی ادبیت کی وجہ سے پاؤں نہیں کرتے یہ بات ہمیں اسلام کے مفتی اعظم حضرت علامہ شہید عبدالرحیم گوھوڑی جو حضرت سلطان الاولیاء کے خلیفہ تھے کی سیرت سے ملی حضرت شہید گوھوڑی لواری شریف میں قیام کے دوران نہ تو فرش پر تھوکتے تھے نہ ہی وہاں جوتی پہن کر چلتے تھے اور نہ ہی درگاہ شریف کی طرف پاؤں کرتے تھے ان حقائق کے باوجود جب ہم درگاہ شریف کے احاطے میں واقع قدیم مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں تو ہمارے پاؤں روضہ اقدس سلطان الاولیاء کی طرف ہوتے ہیں چنانچہ ان کا یہ الزام

کہ ہم روضہ مبارک کو کعبہ کا درجہ دیتے ہیں سراسر جھوٹا ہے اس کے علاوہ دوسرے بھی الزامات سے متعلق ہم نے تحقیق کی تو وہ بھی صریحاً جھوٹے ثابت ہوئے جن کا ثبوت اس کتابچہ میں جگہ جگہ ملتا ہے۔

درگاہ شریف کے متعلق گلا اور غیبت سن کر ہم نے محسوس کیا کہ اسلامی دنیا کی قدیم تاریخ اور اولیا کرام کی سوانح اور ان کی تصانیف کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ہم نے ان بزرگان دین کے حالات مبارک کا مطالعہ کیا۔

حضرت ابوہریرہؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ کے علاوہ حضرت خواجہ احمد رفائی، حضرت امام ابوحنیفہ۔ حضرت امام شافعی، حضرت عبدالقادر جیلانی، حضرت جنید بغدادی، حضرت خواجہ شبلی حضرت امام جعفر صادق، حضرت سلمان فارسی، خواجہ ابوالحسن فرقانی، حضرت خواجہ ابوعلی، حضرت حافظ شیرازی، حضرت خواجہ شمس تبریزی، حضرت مولانا رومی حضرت مولانا جامی، فردوسی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت داتا گنج بخش حضرت عثمان مروندی قلندر شہباز، سچل سائی سندھی، حضرت مخدوم بلاول سندھی، حضرت شہید شاہ عنایت سندھی، حضرت شاہ عبدالکریم بلڑائی سندھی، حضرت سچل سرمست، درازائی سندھی، حضرت شہید علامہ شیخ عبدالرحیم گرھوڑی سندھی، حضرت خواجہ برہان الدین سندھی وغیرہ اس کے علاوہ ہم نے کئی اور اولیاء کرام کی زندگی اور تصانیف کا بھی مطالعہ کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل باطل نے اہل حق یعنی اولیاء اللہ سے ہمیشہ سخت دشمنی روا رکھی ہے اور بہت سے اولیاء کرام و مشائخ کو پھانسی دیئے، قتل کرنا اور انہیں کولہو میں پیلا گیا جس کی تاریخ اسلام اور تاریخ انسانیت گواہ ہے۔

یہ امر کس قدر تعجب انگیز ہے کہ باوجود اس کے کہ ان اولیاء کرام کو ایسی

ایسی دردناک اذیتیں دی گئیں ان کا مقام آج بھی بلند و بالا ہے اور ان کی درگاہیں آج بھی سرچشمہ فیض اور مرجع خلائق ہیں جبکہ ان مخالفین کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔

اگر محض حضرت سلطان الاولیاء کی حیات مبارک کا ہی مطالعہ کیا جائے تو ان کے مخالفین چند متعصب مولویوں نے ہندو مذہب کے پیروکاروں سے ناانصافی کا سلوک روا رکھا اور باہمی نفرت کو ہوا دی جبکہ حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد زماں قدس سرہ نے ہندوؤں کو بھی اپنے حلقہ ذکر میں شامل کرنے میں تامل نہیں کیا اور انسان دوستی کی ایک بڑی مثال قائم کی اور حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کے خلیفہ ایک ہندو مدن فقیر تھے (بحوالہ کتاب شاہ سچل سامی از محمد ابراہیم جویو حیدرآباد)

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اگر خواجہ معین الدین چشتی اجمیری حضرت مجدد الف ثانی مخدوم بلاول خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی داتا گنج بخش جیسے اولیاء کرام یہاں پیدا نہ ہوئے ہوتے تو شاید ہی یہ خطہ (ہند سندھ) آج مسلمانوں کا مرکز نہ ہوتا یہ بات تاریخ سے ثابت ہے۔

مذکورہ اولیاء کرام کے خلاف عداوت کی ۱۳۰۰ سالہ طویل تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں خوشی بھی ہے اور فخر بھی کہ الحمدللہ ہم بھی اس زنجیرے سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔

ان اولیاء کرام نے ہمیشہ سچ کہا ہے اور سچی بات کی تبلیغ کی ہے تاکہ لوگوں میں گمراہی نہ پھیلے۔

گذشتہ ۱۰-۸ برس میں ہم نوجوانوں نے لواری شریف میں مختلف تقریبات مثلاً جشن عید میلاد النبی جشن شبینہ (جشن نزول قرآن) اور عرس مبارک کی تقریبات کے دوران نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی مشائخ عظام اور علماء کرام کو دیکھا انہیں سنا اور یہ محسوس کیا کہ ان کے اور ہمارے خیالات میں کوئی فرق نہیں جس کے لئے ہم خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں ہم

حق والوں میں سے ہیں۔

گذشتہ چند برسوں سے ہماری یہ خواہش رہی ہے کہ چونکہ مختلف مذہبی جماعتوں میں طالب علموں کی تنظیمیں مصروف عمل ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اپنے بزرگوں کے شانہ بشانہ مل کر کام کریں چنانچہ اس سلسلے میں ہم گذشتہ ۵-۶ سال سے کام کر رہے ہیں اور پچھلے دنوں ایک شاگرد تنظیم "ناجیہ شاگرد تحریک جماعت لواری شریف" کا قیام عمل میں آیا۔

ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم اسلام (شریعت وطریقت) کی خدمت کریں اور لواری شریف کے خلاف پھیلائی ہوئی گمراہی کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

اس سلسلے میں ہم نے سندھ اور دیگر صوبوں میں جاکر علماء کرام اور مشائخ سے ملاقاتیں کر کے ان سے علمی ذخیرہ کی دستیابی کے لئے کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں۔

ہمیں ملک کے مختلف صوبوں سے ۹-۱۰ ذی الحج کے موقع پر اجتماع جماعت لواری شریف کی بنسبت کافی مواد حاصل ہوا ہے جسے شائع کرنا ہم بہت ضروری خیال کرتے ہیں تاکہ پیدا کرائی گئی غلط فہمیاں دور ہوں۔

اس سلسلے میں ہم یہ کتاب جو مختصر مضامین پر مشتمل ہے شائع کر رہے ہیں جسے پڑھ کر ایک عام قاری پر اصلی حقیقت ظاہر ہوگی اس ضمن میں وہ کیا محسوس کرے گا یہ تو اس کی اپنی صوابدید پر منحصر ہے جس پر ہم کوئی تبصرہ نہیں کر سکتے۔

ہمارے بزرگوں خواہ ہمارے طالب علموں کا یہ اصول ہے کہ مخالفین کے خلاف شائستہ اور مہذب الفاظ استعمال کئے جائیں جبکہ ہمارے مخالفین نے ہماری جماعت کے خلاف ہمیشہ ناشائستہ اور تکلف دہ الفاظ استعمال کئے ہیں اور جھوٹا پروپیگنڈا روا رکھا ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے اور جانتا ہے ہم نے بھی یہ فیصلہ حق پاک پر چھوڑا ہے۔

ہم ان تمام بزرگوں اور دوستوں کے شکر گذار ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں

مقدور بھر ہماری اعانت کی۔

ہماری دعا ہے کہ مسلمان متحد ہو کر ذاتی اور فرقہ وارانہ اختلافات ختم کر کے اس دور کے خطرناک حالات جیسا کہ مذہب دشمنی (دھریت) اور اسلام دشمنی (یہودیت) کے ناسور کا مل کر مقابلہ کریں تاکہ اسلام کی عظمت دوبالا ہو اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

کراچی
۵ ستمبر ۱۹۸۳ء

خادم اسلام و اولیاء کرام و
درگاہ پاک معلیٰ لواری شریف
عبدالعزیز۔ خدا بخش

بے معلم بے کتاب و بے ادب
اولیا را حق کند علمی نصیب

(مولانا رومؒ)

اولیاء اطفال حق اند اے پسر
در حضور و غیب آگہ باخبر

(مولانا رومؒ)

گر تو خواہی ہم نشینی با خدا
رو نشین اندر حضورِ اولیاء

(مولانا رومؒ)

عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصّہ تمام!
اس زمین و آسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں

(حضرت علامہ اقبالؒ)

اولیائے کرام اور مخالفین

آگاہی ہو کہ ہمیشہ یہ قانون وصلیت اور فطرت خداوندی ہے کہ ہر عہد میں اور ہر زمانے اور ہر دور میں دو طرح کے لوگ ہوتے آئے ہیں۔ اور یعنہی فطرت کے بموجب ہوتے رہیں گے۔ ان میں سے ایک جماعت وہ جو راہ حق پر ہے اور دوسرے وہ جو باطل کا راستہ اپناتے ہیں۔ اور یہ بھی قانون وقاعدہ ازلی ہے کہ ہمیشہ سے اہل باطل اہل حق سے طرح طرح کی عداوتیں اور مخاصمتیں روا رکھتے آئے ہیں۔ اور یونہی یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اس لیے بھی لازمی اور ضروری ہے کیونکہ اگر اہل باطل اہل حق کی مخالفت نہ کریں تو پھر سچائی کیونکر ظاہر ہو۔ تاریکی اگر نہ ہو تو روشنی کی قدر کیسے ہو۔

گر نیفتادی بخصم کار در جنگ و نبرد
کہ شدی جوہر عیاں شمشیر خون آشام را
روشنی را قدر از تاریکیست و تیرہ گی
واز جہالتہاست عز و قدر عقل تام را
حجت صادق ز نقص و قدح روشن تر شود
عذر نا معقول ثابت میکند الزام را

اہل باطل کی شناخت اور انہیں پہچاننے کی بڑی نشانیاں یہ ہیں۔ جھوٹ بولنا۔ جھوٹی تہمتیں سننا اور جھوٹے بہتان گھڑنا۔ رائی کا پہاڑ بنانا۔ سوئے ہوئے فتنے کو جگانا اور شرارتیں پیدا کرنا اور اصلیت کو توڑ مروڑ کر دوسرے روپ میں ظاہر کرنا حالانکہ قرآن مجید اور احادیث شریف میں ان بڑی نافرمانیوں کے بارے میں سختی سے ممانعت آئی ہے باوجود اس کے یہ لوگ کوئی خدا کا خوف نہیں رکھتے۔ ذیل میں مختصراً ان اکابرین اور اولیاء کرام کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جن کے ساتھ ان کے ہمعصر شرپسند اور اہل باطل نے جو بھی عداوتیں یا شرارتیں کی ہیں اور اولیائے کرام

پر جھوٹی تہمتیں اور بہتان لگا کر ان کو تکلیفیں پہنچائی ہیں اور طرح طرح کی ناشائستہ باتیں ان کے متعلق کہی ہیں اور کفر کے فتاویٰ ان کے خلاف جاری کئے ہیں۔ ان کا مفصل احوال تواریخ کی کتابوں اور سوانحعمریاں اولیاء کرام میں واضح طور پر کہا گیا ہے۔ مثلاً کتاب الیواقیت و الجواہر حضرت امام شعرانیؒ اور مقدمہ فصوص الحکم حضرت خواجہ ابن عربیؒ اور مثنوی مولانا رومؒ اور تذکرہ مولانا ابوالکلام آزاد دہلوی وغیرہ ان تذکروں سے پر ہیں۔

جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ لوگ (اہل باطل) برسہا برس سے برسر منبر برا بھلا کہتے رہے۔ اور گالیاں بکتے رہے اور حضرت حسین علیہ السلام پر بغاوت کی تہمت لگا کر ان پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ ——— اور اسی طرح کئی دوسرے ائمہ کرام پر کئی طرح طرح کے جھوٹے الزام عائد کر کے انہیں تکلیفیں پہنچاتے رہے۔ حضرت ابن عباسؓ جو اپنے زمانے کے مجتہد اور حافظ حدیث ہونے کے علاوہ نبی کریم کے چچا زاد بھائی بھی تھے۔ ان کو بے علم اور جاہل کے الفاظ سے یاد کیا گیا۔ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، ہر طرح کی اذیت پہنچائی۔ اور صاحب کتاب بخاری شریف امام بخاریؒ پر کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ اور عوام الناس کو ان کی صحبت اختیار کرنے سے روکا گیا۔ اور امام ابوحنیفہؒ کو سخت ایذائیں پہنچائیں ان کی وفات کے وقت ان لوگوں نے خوش ہو کر کہا کہ آج ایک بڑا شریر مر گیا ہے۔ اور امام مالکؒ کو سخت ایذائیں پہنچائیں چنانچہ ان ایذا رسانیوں کی وجہ سے آپ سالہا سال روپوش رہتے تھے اور امام شافعیؒ کو بھی طرح طرح کے دکھ پہنچائے اور امام احمد بن حنبل پر کفر کا فتویٰ جاری کیا اور انہیں شہادت سے ہمکنار کیا۔ اور حضرت پیر دستگیر عبدالقادر جیلانیؒ کو بھی اذیت پہنچائی اور ان پر کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ نیز ان کے کفر کے ضمن میں ایک خاص کتاب مرتب کی۔ جس کا نام (تلبیس ابلیس) یعنی مکر شیطان کا رکھا۔

حضرت خواجہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ پر بہتان تراش کر ان کے خلاف

کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ اور ان کے کفر کے ضمن میں ایک کتاب تیار کروائی۔ اور شہنشاہ جہانگیر کو خواجہ صاحب کی بہ نسبت جھوٹی تہمتیں ذہن نشین کروائی گئیں۔ اور بادشاہ سے فرمان جاری کروا کر خواجہ صاحب کو تین سال گوالیار کی جیل میں قید کروایا گیا۔ اور اس حد تک جہانگیر کو خواجہ صاحب سے بدظن کیا گیا کہ اس نے اپنی کتاب "تزک جہانگیری" میں خواجہ صاحب کے متعلق یہ نازیبا کلمات لکھے۔ (یعنی ایک مکار اور شعبدہ باز سرہند میں پیدا ہوا ہے)

اور خواجہ ابوسعید خراز پر گناہ کبیرہ کی تہمتیں لگا کر انہیں بدنام کیا اور برسرعام ان کی گلا کرتے رہے اور ان پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ اور خواجہ سہیل بن عبداللہ تستری پر کفر کا فتویٰ لگا کر بصرہ سے انہیں شہر بدر کیا گیا۔ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کو سترہ مرتبہ بسطام شہر سے تکالیف دے کر نکالا گیا۔ اور ان پر کفر کا فتویٰ برسرعام جاری کیا۔ شیخ الاکبر خواجہ محی الدین ابن عربیؒ پر جو اپنے زمانے کے قطب اور غوث تھے۔ کفر کا فتویٰ جاری کیا اور کتابوں میں انکا ذکر شیخ الاکفر کے نام سے کیا۔ اور عوام کے لیے حکم جاری کروایا کہ ان کے مزار مبارک پر پورے شہر کی گندگی اور غلاظت ڈالا کریں۔ یہاں تک کہ کئی برس تک ان کی قبر گندگی کے ڈھیر کے نیچے چھپی رہی۔ پھر آپ علیہ الرحمۃ نے کرامت کر کے اپنی لحد شریف کو ظاہر کروایا۔

اسی طرح حضرت جنید بغدادیؒ جو وقت کے قطب تھے ان کے کلام اور افعال پر قدغن لگا کر ان پر کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ صاحب اپنے مریدوں کے آگے حقانیت و طریقت کا بیان کرتے تھے تب ان اہل باطل کے خوف سے اپنے گھر میں چھپ کر ایک اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھ کر بیان کرتے تھے تا آنکہ اسی حالت میں ان کا وصال ہوا۔

اور خواجہ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ پر کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ اور شیخ ذوالنون مصریؒ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر انہیں مصر کی گلیوں میں دربدر پھرایا گیا۔

اور یہ لوگ ان کے پیچھے پیچھے انہیں کافر کہتے تھے۔

اور خواجہ منصورؒ پر کفر کا فتویٰ جاری کر کے انہیں پھانسی کے تختے پر چڑھایا گیا اور خواجہ شمس تبریزی پر کفر کا فتویٰ صادر کر ان کی کھال مبارک اتاری گئی۔ ور خواجہ شبلیؒ کو کفر کا فتویٰ دے کر ملک بدر کیا گیا۔ اور خواجہ سمنون تسعریؒ پر طرح طرح لی تہمتیں لگا کر انہیں ناحق بدنام کیا گیا۔ اور خواجہ محمد بن الفضل بلخیؒ کو شہر بدر کر کے ان کی ردن مبارک میں رسی ڈال کر شہروں کے بازاروں میں پھرایا گیا اور پھر انہیں شہر سے کالا گیا۔ اگرچہ حضرت بلخیؒ انہیں بار بار کہتے رہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ وہی دوسرے شائخ نے بھی کہا ہے۔ پھر کیوں انہیں شہر بدر کیا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ نہ مانے

حضرت خواجہ ابو عثمان مغربیؒ کو جھوٹے الزامات کے تحت اور ان پر تہمتیں لگا کر کوڑوں کی سزا دی گئی۔ اور مجروح کیا گیا۔ اور انہیں مکّہ مکرمہ سے نکالا گیا۔ اور خواجہ ابو بکر بابلیسیؒ کو کافر کافر کہہ کر بدنام کیا گیا۔ اور ان شریر مفسدوں نے بادشاہ وقت کو در پردہ اپنا کر خواجہ صاحب پر جھوٹی تہمتیں عائد کر کے بادشاہ سے فرمان جاری کروایا۔ اور خواجہ صاحب کی کھال مبارک کھنچوائی گئی۔ اور خواجہ نسیمیؒ پر کتنی ہی تہمتیں لگائیں۔ سورۃ اخلاص اپنے تئیں لکھ کر ایک موچی سے رشوت کے ذریعے ان کی پاپوش میں ڈلوائی گئی۔ پھر بادشاہ وقت کے پاس فریاد دے کر اپنی محبت ثابت کرنے کے لیئے وہ پاپوش لا کر پیش کی۔ اور بادشاہ سے فرمان جاری کروا کے خواجہ صاحب کی کھال مبارک کھنچوائی گئی۔ خواجہ صاحب تا دم آخر ان دشمنوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے رہے۔ اور عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے اشعار پڑھتے رہے۔ تا آنکہ آپ نے وفات پائی۔

اور خواجہ ابو مدینؒ پر کفر کا فتویٰ صادر کیا اور ان کا لقب کافر مقرر کیا اور انہیں شہر بدر کیا گیا۔ اور شیخ ابو الحسنؒ وظیفہ حزب البحر کو ملک بدر کیا اور اس وقت کے علمائے سُو نے بالاتفاق ان پر کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ اور ان کا لقب کافر مقرر کیا اور شیخ عز الدینؒ پر بھی کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ ان کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچائی گئیں اور ان کے خلاف کتنے ہی افتراء اور جھوٹ باندھے گئے اور خواجہ شیخ داؤدؒ جو اپنے حلقہ ذکر میں اسم ا ودود یا ودود کا ذکر کرواتے تھے ان پر جھوٹی تہمت باندھی گئی کہ شیخ صاحب

یا داؤد یا داؤد کا ورد کرواتے ہیں یعنی یا ودود کو تبدیل کرکے یا داؤد یا داؤد مشہور کیا اور ہر طرح کی ایذا پہنچائی گئی۔

اور خواجہ حافظ شیرازیؒ کو بے دین اور کافر کہا گیا۔ خواجہ ابراہیم بن ادھمؒ اور ان کی جماعت پر کفر کا فتویٰ جاری کیا گیا۔ اور خواجہ سید محمد جونپوریؒ اور ان کی جماعت پر کفر کا فتویٰ جاری کیا گیا۔ اسی طرح شاہ عنائت جھوک والے اور شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ۔ مخدوم نوح غوث الوقت اور مخدوم بلاول اور خواجہ برہان الدین میں سے ہر ایک پر اس وقت کے علمائے سو اور کور باطنوں نے جھوٹی تہمتیں اور بہتان باندھ کر ان پر طرح طرح کی ایذائیں پہنچائیں اور ہر ایک کو بے دین مشہور کیا جس کی تفصیل کتب تواریخ اور سوانحعمریاں اولیائے کرام میں مفصل طور پر مذکور ہے۔

لیکن ان میں سے ہر ایک ولی کامل نے بحکم خداوندی "قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا" یعنی ہر گز نہیں پہنچ سکتا ہمیں مگر وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے ہمارے لیے اور بموجب فرمان الٰہی "فاصبر لحکم ربک" یعنی صبر کرو حکم رب پر اور "فاصبر و صبرک الا باللہ" یعنی صبر نہیں صبر تمہارا مگر اللہ کے حکم سے اور "فاصبر صبراً جمیلاً" یعنی صبر کرو صبر جمیل اور بموجب بشارت آئت شریف "اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلواۃ من ربھم ورحمۃ اولئک ھم المھتدون" اور بموجب خوشخبری آئتہ کریمہ "ان اللہ مع الصابرین" یعنی تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ان بد باطنوں کی ایذاؤں، شرارتوں اور جھوٹی تہمتوں پر صبر کیا اور نعمتیں حاصل کیں۔

بالکل اسی طرح اس وقت بھی ہمارے طریقہ عالیہ اور ہماری جماعت ناجیہ کے مخالفین شر پسند مفسد ہماری مخالفت کو اپنا فرض سمجھ کر عداوت پر کمربستہ ہو کر کوشش کر رہے ہیں اور اعلانیہ اور در پردہ حملے کر رہے ہیں۔

مختصر احوال

حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد الزمان صدیقی نقشبندی مجددی
قدس سرہ بانی درگاہ لواری شریف ـــ (سندھ)

حضور کی ولادت کی تاریخ ۲۱ رمضان ۱۱۲۵ھ بمطابق ۱۷۱۳ء ہے اور آپ کا نسب شجرہ اس طرح ہے۔

(۱) حضرت سلطان الاولیا خواجہ محمد الزمان بن (۲) شیخ حاجی عبداللطیف بن (۳) شیخ طیب بن (۴) شیخ ابراہیم بن (۵) شیخ عبدالواحد بن (۶) شیخ عبداللطیف کلان بن (۷) شیخ احمد بن (۸) شیخ بقا بن (۹) شیخ محمد بن (۱۰) شیخ نفر اللہ بن، (۱۱) شیخ عابد بن (۱۲) شیخ عبداللہ بن (۱۳) شیخ طاوس بن (۱۴) شیخ علی بن (۱۵) شیخ مصطفٰے بن (۱۶) شیخ مالک بن (۱۷) شیخ محمد بن (۱۸) ابوالحسن بن (۱۹) محمد بن (۲۰) طیار بن (۲۱) عبدالباری بن (۲۲) عزیز بن (۲۳) فضل بن (۲۴) علی بن (۲۵) اسحاق بن (۲۶) ابراہیم ابی بکر بن (۲۷) قاسم بن (۲۸) عتیق بن (۲۹) محمد بن (۳۰) عبدالرحمٰن بن (۳۱) حضرت ابوبکر صدیق۔

حضرت سلطان الاولیا کے اجداد سندھ میں عباسی خلفاء کے دور میں تقریباً ۷۸۶ء میں تشریف فرما ہوئے اور ٹھٹھ کے نزدیک سکونت اختیار کی غالباً سومرہ اور سمہ خاندان کے دور حکومت میں جبکہ خانہ جنگی شروع تھی آپ سندھ کو خیرباد کہہ کر ریاست کچھ میں چلے گئے۔ لیکن آپ کا روحانی تعلق سندھ والوں کے ساتھ ویسا ہی رہا آخر مریدوں کی التجا پر شیخ عبدالطیف کلان ۹۱۰ھ بمطابق ۱۵۰۴ء واپس سندھ میں آئے۔

حضرت سلطان اولیاء نے دینی تعلیم ٹھٹھ میں مولانا محمد صادق نقشبندی سے

حاصل کی اور پھر رہیں پیر کامل خواجہ ابوالمساکین کی صحبت اختیار کر کے نقشبندی طریقے میں داخل ہوئے چھ ماہ کے اندر خواجہ ابوالمساکین نے آپ کو ارشاد فرمایا کی اجازت دی اور ساتھ ہی اپنی دستار مبارک آپ کے سر پر رکھی اور آپ کی نعلین سیدھی کر کے اپنے مریدوں کو بعیت کا حکم فرمایا بعدازاں خواجہ صاحب نے آپ کا دست مبارک لیتے ہوئے عرض کیا کہ آپ کی نیکیاں آپ کے پاس ہوں میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی خطاؤں کے طفیل بخشش کا طلبگار ہوں۔

حضرت محبوب الصمد خواجہ گل محمد قدس سرہ بن حضرت سلطان اولیا خواجہ محمد نعمان قدس سرہ کا فرمان ہے کہ اس سے قبل کسی بزرگ نے اپنی زندگی میں کسی مرید کو ایسے ارشاد فرمانے کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی مسند پہ بٹھا کر مریدوں کو بعیت کی ہدایت کی ہے۔

خواجہ ابوالمساکین نے اپنے دادا مخدوم آدم ٹھٹوی رح کی خانقاہ بھی آپ کے حوالے کی اور خود حرمین شریف روانہ ہوئے۔ اور تاریخ ۹ ذوالحج ۹۴۱۱ھ میں وہیں پہ انتقال فرمایا آپ کے وصال کے دن کو اس وقت سے اس تاریخ پہ منایا جاتا ہے ایک دن خواجہ صاحب نے آپ کو بشارت دی کہ جلد ہی حق کے طالب آپ کے پاس بڑی تعداد میں جمع ہوں گے جو بھی آپکے پاس حاضر ہوا ہے آپ حق کی راہ دکھائیں حق تعالیٰ آپ کے پاس صرف اس شخص کو بھیجے گا جس کے مقدر میں روز ازل سے نجات لکھی ہوگی اور فقر کے فیض سے آپ کا مکان ہمیشہ معمور رہے گا۔

مشہور کتاب تحفتہ الکرام کے مصنف میر علی شیر قانع قلمطراز ہیں کہ خواجہ محمد الزماں دنیا کو اپنے فیض سے سرفراز فرما رہے ہیں اور اکثر لوگ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ آپ کا وجود بابرکت اس دور میں بڑی اہمیت رکھتا ہے آپ زہد اور ہدایت کے اعلیٰ مقام پر ہیں اور سندھ اور ہندوستان کے لوگ آپ کے حضور

میں پیش ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں آپ روحانی فیوض کے ساتھ دنیاوی خدمات بھی اچھے طور پر سر انجام دے رہے ہیں۔

حضرت سلطان الاولیاء نے کمالات، کشف، شہود، دولت اور دربار سے منہ موڑ کر لوگوں کو اصلاح اور بھلائی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور ۱۱۵۰ھ میں موجودہ لواری شریف میں اقامت پذیر ہوئے حضرت کی زندگی نبی کریم صلعم کی زندگی کی متابعت تھی آپ انسانیت کے علمبردار ہیں آپ سے کوئی بھی شخص ناامید و ناراض واپس نہ ہوا۔ آپ کی تعلیم اتحاد انسانی امن عالم تزکیہ نفس، روحانی ترقی اور بہبود سے بھرپور ہے آپ کی تعلیم میں نیکی، سچائی اور راہ حق کی رہبری سمائی ہوئی ہے جس سے لوگوں کو گمراہی سے نکال کر روحانی راہ پر پہنچایا جا سکتا ہے حضور کا قول ہے کہ ہمارے فقر کا اثر اور ہماری صحبت کا فیض وہی ہے جو کہ نبی کریم صلعم سے جاری ہوا تھا۔ لطیفوں، نکتہ اور باتوں کے ذریعے سلوک کی تعلیم آج کل کے مشائخ کی بناوٹ ہے جس کا سبب طالبعلموں کی سمجھ کی کمی ہے آپ کی زندگی شریعت و طریقت کی جامع تھی۔

حضور کی خانقاہ نہ صرف عام لوگوں کی زیارت گاہ تھی بلکہ اس دور کے حکام امراء علماء، شعراء اور صوفیائے کرام کے لئے بھی سرچشمہ ہدایت رہی ہے سندھ کے لوگوں میں میاں غلام شاہ کلہوڑو۔ میاں سرفراز کلہوڑو، میاں قاضی احمد دمائی، علامہ شہید عبدالرحیم گرہوڑی، علامہ سید محمد لاہوری، حافظ ہدایت اللہ سندھ کے قومی شاعر اور دنیا کے عظیم شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی، مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوی، سید غلام محمد شاہ لکھوی سرائیکی زبان کے شاعر بنگو فقیر گوپانگ خواجہ ابراہیم اور دیگر لوگوں نے بھی آپ سے فیض حاصل کیا۔

حضرت کا کلام دو حصوں میں تقسیم ہے (۱) ابیات (۲) ملفوظات۔

ابیات:۔ آپ نے سندھی زبان میں کتنے ہی شعر کہے ہیں جن کی تعداد ایک روایت

کے مطابق ۸ ہے یہ بیت گویا معنیٰ کے موتی ہیں ان میں تصوف کے باریک راز بیان کئے گئے ہیں ان ابیات کے مطالعے سے روحانیت کی منزلیں معلوم ہوتی ہیں اور دل کو سکون ملتا ہے آپ کے ابیات کی شرح شیخ عبدالرحیم گرہوڑی نے عربی میں لکھی ہے جس کا ترجمہ جناب ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوٹہ مرحوم نے کیا ہے اور سندھی میں "ابیات سندھی کے نام سے سال ۱۹۳۹ء میں کتاب چھپوائی ہے۔

آپ کے چند ابیات کی شرح اس طرح ہے۔

۱:۔ یعنی خداوند قدوس سے دوری کا نام عذاب ہے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ دنیا کی محبت میں مستغرق ہیں ایسے لوگ آخرت میں دوزخ کے عذاب میں ڈالے جائیں گے اور دوزخ کی آگ انہیں صاف کر ڈالے گی دوسرے قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے صرف اللہ سے محبت کی اور دنیا میں اپنے نفس کی تکلیفوں سے اصلاح کی ایسے لوگ آخرت میں لا خوف رہیں گے۔

۲:۔ یعنی دنیا کی تکلیفوں میں حقیقی راحت سمائی ہوئی ہے کیونکہ دنیا میں جب کسی کو خوشی ملتی ہے تو وہ آرام میں پھنس کر اپنے سچے محبوب سے پردے میں ہوتا ہے مگر جس کو دنیا سے نفرت ہے وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کو پسند کرتا ہے۔ آخرت انہوں نے کھوئی جنہوں نے دنیا کے ساتھ محبت کی ایک دل میں دو چیزوں کی محبت ہو نہیں سکتی۔

۳:۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور بندے میں کوئی پردہ نہیں سوا انسان کے اپنے وجود کے جسکو نفس کہا جاتا ہے جس نے نفس سے خلاصی پائی وہ انسانی پردوں سے نکل کر عین نور ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے راضی اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی اس مثال جیسے پانی میں ببل جب وہ چھوٹ جاتا ہے تو وہ بھی پانی ہو جاتا ہے۔

ملفوظات:۔ آپ نے اپنے مریدوں اور طالب علموں کے سمجھانے کے لئے جو قول ارشاد فرمائے ہیں ان میں سے چند قول حاضر ہیں جو کہ کتاب فردوس العارفین

مرغوب الاحباب فتح الفضل اور مقولات تصوف سے اخذ کئے گئے ہیں ایک اندازے مطابق کل ۶۲۴ قول جمع کئے گئے ہیں جنہیں سے ۳۴۲ قولوں کی شرح حضرت خواجہ گل محمد قدس سرہ نے کتاب الورد المحمدی میں کیا ہے باقی ۲۰۳ ملفوظات آپ کے خاص مرید سید نور علی شاہ نے اپنی کتاب تکملۃ الورد المحمدی میں سمجھائی ہے کچھ ملفوظات پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ آپ نے فرمایا کہ سالک کو اگر بہشت حاصل ہوا تو کیا ہوا۔ خداوند کریم بہشت میں صرف مخصوص نہیں بلکہ مرد خدا وہ ہے کہ ماسویٰ سے منہ پھیر دے۔

۲۔ آپ نے فرمایا کہ اولیاء کا ظاہر زہر قاتل ہے اور باطن آب حیات تو جس نے اولیاء اللہ کا ظاہر دیکھا وہ موت ابدی میں گرفتار ہوا اور جس نے باطن کی طرف دیکھا اس نے ہمیشہ کی زندگی حاصل کی۔

(۳) آپ فرماتے ہیں کہ رسولوں کے آنے کا مقصد اور مرشد کے لینے کا مقصد یہی ہے کہ لوگ توحید پر پورے اتریں اور اللہ تعالیٰ سے واصل ہوں۔

(۴) آپ فرماتے تھے کہ اہل ظاہر اور اہل باطن کی کچھ موافقت نہیں کیونکہ ظاہر والوں کی نگاہ اسباب اور سعی پر ہے اور اہل باطن کی نظر اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت پر ہے۔

حضرت سلطان الاولیاء کا سلسلہ طریقت نقشبندی فارسی زبان میں یوں منظوم ہے۔

اے خدا با حرمت میر محمدؐ الرسول
بو بکر، سلمان، قاسم، جعفر آل بتول

بو یزید و بو الحسن، ہم بو علی یوسف، نظر
عبد الخالق عارف و محمود، علی، بابا و میر

ہم بہاء الدین یعقوب و عبید اللہ امام
زاہد و درویش امکنگی باقی و ہمام

احمد و پورش سعید و حدت شاہ حنیف
ہم زکی و حاجی و صاحب لواری اے منیف

گل محمد ہم محمد الزمان و ہم حسن
ہم سعید و حضرت احمد زمان و گل حسن

حضرت سلطان الاولیاء کا احوال معتبر و مستند مندرجہ ذیل کتابوں میں درج ہے

۱:-	لواری جا لال	(سندھی، اردو)	ڈاکٹر ھوتچند مولچند گربخشانی	۱۹۳۴ء
۲:-	ابیات سندھی	(سندھی)	ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتہ	۱۹۳۹ء
۳:-	تذکرہ صوفیائے سندھ	(اردو)	اعجاز الحق قدوسی	
۴:-	تحفۃ الکرام	(فارسی، سندھی، اردو)	میر علی شیر قانع	
۵:-	لطیفۃ التحقیق	(فارسی سندھی)	سید رفیق علی حسینی	۱۱۲۰ھ
۶:-	اولیائے نقشبند	(اردو)	محمد امین شرقپوری	
۷:-	فردوس العارفین	(فارسی)	میر بلوچ خاں تالپور	۱۲۰۱ھ غیر مطبوع
۸:-	الجواہر البدائع	(فارسی)	بلال فقیر	۱۲۲۱ھ غیر مطبوع
۹:-	مرغوب الاحباب	(فارسی)	نظر علی بلوچ	۱۲۶۲ھ غیر مطبوع
۱۰:-	صقال الضمائر	(فارسی)	حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ	۱۳۰۳ھ
۱۱:-	سلوک الکلام	(فارسی، سندھی)	ترجمہ و ترتیب نیاز ھمایونی	
۱۲:-	تحفۂ لواری شریف	(سندھی)	مرتب مولانا غلام محمد گرامی	
۱۳:-	آئینہ اولیاء	(سندھی)	جماعت انتظامیہ لواری شریف	
۱۴:-	مقولات تصوف	(سندھی)	عبدالکریم تالپور	
۱۵:-	متن ابیات سندھی	(سندھی)	جماعت انتظامیہ لواری شریف	
۱۶:-	اولیاء لواری شریف	(اردو)	جماعت انتظامیہ لواری شریف	

اس وقت حضرت سلطان الاولیاء کی مسند ارشاد پر پیر روشن ضمیر حضرت قبلہ پیر فیض محمد نقشبندی جلوہ افروز ہیں جنکو حضرت سلطان الاولیاء کی تعلیم دنیا کی ہر زبان میں پھیلانے اور سمجھانے کا شوق ہے جس سے دنیا میں امن و سلامتی قائم ہو سکے۔

۱۹۴۴ء میں حضرت خواجہ پیر احمد زمان صدیقی نقشبندی مجددی قدس سرہ نے جماعت اور دوسرے تمام معتقدین کو لواری شریف میں ۹۔ ۱۰ ذوالحجہ کو جمع ہونے کے لیئے ایک اشتہار (دعوت نامہ) بھیجا ہے جس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

۷۸۶

کُلُّ

تمام جماعت درگاہ معلّیٰ مکان شریف لواری کو میں آپ کا بھائی روحانی طریقتی ذیل میں دستخط کنندہ السلام علیکم کہتا ہوں اور یہ مبارک اطلاع اور آگاہی دیتا ہوں کہ تاریخ ۹ اور تاریخ ۱۰ ماہ ذوالحجہ یہ دونوں دن بہت بڑی شان والے اور بلند مرتبہ والے ہیں لہٰذا ایسے نہایت مبارک اور بابرکت موقع پر آپ سب نعمتوں کے حصول اور برکتوں اور سعادتوں اور رحمتوں سے بہرہ ور ہونے کے لیے دربار پاک مکان شریف لواری میں آکر حاضر ہوں تاکہ نعمتیں اور افضال آپ سب پر انعام ہوں اور اس مبارک موقع پر آپ کے لیئے بخشش اور عطا کے دروازے کھلیں اور آپ کو دین و دنیا اور ظاہر و باطن کی سعادتیں اور خوش بختی نصیب ہو۔ آمین۔

المعلن خادم درگاہ پاک
مکان شریف لواری
احمد زمان
بنگلہ متصل باغ سر آغا خان گارڈن کوارٹر
کراچی سندھ

درگاہ لواری شریف میں حسب معمول ۹، ۱۰، ذوالحج کو جو اجتماع ہوتا رہتا تھا۔ اسے ۱۹۳۶، ۳۸ء کے دوران مخالفوں نے غلط رنگ میں پیش کرنے کی سازش کی جس میں سیاسی عزائم کارفرما تھے۔ اس کے متعلق ۱۹۳۸ء میں حضرت قبلہ خواجہ پیر احمد زمان صدیقی نقشبندی مجددی قدس سرہ نے ایک وضاحتی بیان جماعت لواری شریف کے عقائد کے بارے میں اشتہار کے ذریعے چھپوا کر خاص و عام میں تقسیم کردایا۔ جس کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

کل ۷۸۶

اعلان

اس وقت ہمارے سندھ میں بلکہ بیرون سندھ میں بھی طریقت کے مخالفین عوام میں یہ غلط فہمی پھیلا رہے ہیں کہ ہم درگاہ پاک لواری شریف میں ۹، اور ۱۰، ذوالحجہ کو حج عرفات کی نقل کرتے ہیں۔ جو سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ ہم اپنے عقائد کے متعلق کئی بار پہلے بھی اعلان کر چکے ہیں اور پھر اعلان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کو ایمان کا رکن اول سمجھتے ہیں۔ اور رسول عربی علیہ الصلوٰۃ وسلام کی رسالت پر ہمارا ایمان کامل ہے اور رسول کریم کو نبی آخر الزمان مانتے ہیں۔ نیز نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور دیگر اسلامی ارکان پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ ہمارا قبلہ وہی ہے جو دنیا کے تمام مسلمانوں کا ہے۔ یعنی کعبہ مکرمہ۔ اور ہمارا قرآن مجید کی صداقت پر پورا ایمان ہے۔ ہمارا طریقہ نقشبندیہ عالیہ ہے۔ میرے پدر بزرگوار نے چھ دفعہ حج عرفات ادا کیا۔ اور ان کا وصال بھی وہیں مکہ مکرمہ میں ہوا ہے۔ میرے جد امجد علیہ الرحمۃ نے بھی چھ دفعہ حج بیت اللہ شریف ادا کیا۔ اور انکا مدفن بھی وہیں جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ الحمد للہ میں خود بھی حج بیت اللہ شریف سے تین مرتبہ مشرف ہو چکا ہوں۔ اور اب بھی یہی تمنا ہے کہ خداوند تعالیٰ پھر یہ نعمت نصیب کرے۔

ہمارے برادران طریقت بھی وقتاً فوقتاً اس نعمت یعنی حج عرفات سے مشرف ہوتے رہتے ہیں۔ اس حصولِ نعمت پر انہیں ہمیشہ مبارکباد دیتا رہتا ہوں۔ ایسی مبارک جگہ پر انہیں جانے سے روکنا یا روکنے کی کوشش کرنا میں گناہ سمجھتا ہوں۔ بارہا پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ الحمدللہ ہمارا "اسلامی ارکان" میں پورا ایمان ہے۔ اور جو کوئی بھی حج عرفات سے انکار کرتا ہے۔ وہ ہمارے نزدیک اسلام کے بڑے رکن کا منکر ہے۔ مخالفین کی طرف سے نہائت مبالغہ آمیزی اور کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے یہ بیان کیا جاتا ہے کہ لواری شریف میں ایک نیا کعبہ تعمیر کیا گیا ہے۔ جو سراسر بہتان اور الزام ہے۔ یہ سچ ہے کہ میرے نزدیک ۹ اور ۱۰ ذالحجہ بڑی عظمت اور شان والے دن ہیں اور ان ایام میں درگاہ پاک لواری شریف میں رہنا ہم اپنے لیے باعث رحمت ونجات دارین اور سبب حصولِ برکات سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے عقیدے کے مطابق درگاہ پاک پر افضال واکرام کی بے حساب بارش ہوتی ہے۔ ان ایام میں ہم سب مل کر نمازیں با جماعت ادا کرتے ہیں۔ ظہر کی نماز کے بعد جماعت کے سامنے خطبہ یعنی وعظ اور صفت پڑھی جاتی ہے جس میں حمد باری تعالیٰ مدح وثنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مرشدنا حضرت سلطان الاولیأ کی شان میں مناقب بیان کیے جاتے ہیں۔ ان اوقات میں ہم اپنا رخ بمطابق اسلامی احکام کعبہ شریف کی طرف کرتے ہیں۔ اس مبارک موقع پر درگاہ کا کوئی مرید کسی مناسک حج کی نقل ہرگز نہیں کرتا۔ نہ سر ننگا رکھتا ہے، نہ بال منڈواتا ہے، نہ احرام باندھتا ہے، نہ کنکریاں مارتا ہے اور نہ طواف کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ میرے اس اعلان کے بعد بھی اگر کوئی مخالف ہمارے خلاف جھوٹے الزام وبہتان تراشے گا کہ لواری شریف میں حج بیت اللہ کی مشابہت یا نقل اتاری جاتی ہے۔ تو خداوند سبحانہٗ اسے ہدائت دے۔ افسوس کہ چند لوگ جاہلوں کے منہ سے جھوٹی باتیں سن کر ادران پر

اعتبار کرکے عوام کو گمراہ کررہے ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی ذاتی طور پر علم نہیں کہ لواری شریف میں ۹ اور ۱۰ ذالحجہ کو کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عنائت سے یہاں پر کوئی بھی کام خلاف شریعت نہ پہلے کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں اس شخص کو ظالم کہا گیا ہے جو سنی سنائی باتوں پر اعتبار کرکے گمراہی پھیلاتا ہے۔

(خواجہ حضرت احمد زمان پیر لواری شریف)

اجتماع لواری شریف (۹-۱۰ ذوالحج) کے بارے میں ۱۹۵۶ء میں شہداد پور کے ایک سماجی کارکن اور اس وقت کے کونسلر میونسپلٹی جناب سید عبدالحئی صاحب نے ایک کتابچہ شائع کیا جس کے لئے حضرت قبلہ پیر بادشاہ گل حسن صدیقی نقشبندی مجددی قدس سرہٗ نے ایک وضاحتی بیان دیا جو ذیل میں درج ہے۔

ارشادات حضرت پیر گل حسن صدیقی صاحب مدظلہ العالیٰ

سجادہ نشین درگاہ لواری شریف (سندھ)

میں اپنی اور اپنی راسخ العقیدہ جماعت کی جانب سے پوری ذمہ داری کے ساتھ اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں جو ۱۹۳۸ء میں میرے والد بزرگوار حضرت پیر حاجی احمد زمان قدس سرہٗ العزیز کی زندگی میں بہت سوچی سمجھی اسکیم کے تحت انگریز اور ہندو کی جانب سے پیدا کی گئی تھی۔

ہم پر یہ بہتان تراشا گیا کہ ہماری جماعت کے مرید جو لاکھوں کی تعداد میں ہیں ۹، اور ۱۰، ذی الحجہ کو لواری شریف میں جمع ہو کر مناسک حج ادا کرتے ہیں جو قطعی غلط اور بے بنیاد ہے۔

میرے والد بزرگوار نے، میں نے اور جماعت کے دیگر افراد نے بار بار عملاً تردید کی ہے۔ وہ یوں کہ میرے والد مدظلہ العالی تین مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ میرے دادا چھ مرتبہ اس شرف سے مشرف ہوئے مکہ معظمہ میں ہی انتقال فرمایا۔ اور وہیں دفن ہونے کی سعادت بھی حاصل کی۔ میرے پر دادا کا بھی بعد ادائی فریضہ حج مدینہ منورہ میں وصال ہوا اور وہیں پیوند خاک ہوئے۔ اور ایک مسلمان کی حیثیت سے میری بھی یہ دلی آرزو ہے کہ میرا بھی مدفن وہی برکتوں والی زمین ہو۔

میری جماعت کے ہزاروں افراد آج تک بھی مکہ معظمہ جاتے رہے ہیں۔

میں نے متعدد مرتبہ اس امر کی وضاحت کی ہے کہ حج سوائے مکہ معظمہ کے کہیں ادا کرنے کا تصور بھی ایمان کے خاتمہ کی نشانی ہے۔ میرا اور میری جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ حج کا تصور بجز مکہ معظمہ گناہ کبیرہ ہے۔

درگاہ لواری شریف پر ۹، اور ۱۰ ذی الحجہ کو جمع ہو کر ہم نماز با جماعت ادا کرتے ہیں درود قرآن ہوتا ہے۔ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ رسول پاکؐ اصحاب اولیاء کے مناقب بیان کرتے ہیں اور موئے مبارکِ محمدی کی زیارت کا شرف حاصل کرتے ہیں۔

پھر میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میرا اور میری جماعت کا عقیدہ "مذہب مالکتاب اللہ و اتباع سنتِ رسول اللہؐ" ہے۔ اہل سنت والجماعت و طریقہ نقشبندیہ سے ہمارا تعلق ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ میری اس واضح یقین دہانی کے بعد حکومت لواری جماعت کے اجتماع پر سے جو ۹، اور ۱۰ ذی الحجہ کو لواری شریف میں ہوتا ہے پابندی اٹھالی جائے گی اور اگر حکومت میری اس وضاحت سے مطمئن نہیں تو میں درخواست کروں گا کہ حکومت اعلیٰ عدالتی تحقیقاتی کمیشن کا قیام کا اعلان کرے تاکہ میرے بیان کی تصدیق ہو سکے۔ آخر میں عامۃ المسلمین سے میری پر زور درخواست ہے کہ وہ غلط پروپیگنڈہ پر دھیان نہ دیں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

جماعت لواری شریف پر مخالفین کی طرف سے لگائے گئے الزامات کی تردید میں جماعت ناجیہ لواری شریف کے اس وقت کے سیکرٹری (۱۹۳۶ - ۳۸ء) نے اشتہار شائع کروایا تھا۔ جو عام و خاص میں تقسیم کیا گیا تھا جس کی نقل ہم یہاں دے رہے ہیں۔

۷۸۶

کل

عام انصاف پسند مسلمان بھائیوں کو مریدان درگاہ پاک لواری کیطرف سے اطلاع

برادران اسلام! السلام علیکم۔ کچھ عرصہ سے اخبارات میں جماعت درگاہ لواری کے متعلق نہایت غلط اور گمراہ کن مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ جن سے نہ صرف جماعت لواری کے ان لاکھوں مسلمانوں کی دل آزاری ہو رہی ہے جو درگاہ پاک لواری سے ارادت و عقیدت رکھتے ہیں بلکہ خود اسلام مقدس کی تضحیک و تذلیل ہو رہی ہے افسوس ہے کہ جماعت کو بدنام کرنے والے غضب و غصہ کے سبب یا ذاتی مصالح کی بنا پر ایسے اندھے ہو گئے ہیں کہ وہ اتحاد اسلامی کی جڑوں پر کلہاڑا مار رہے ہیں اور اس کو اسلام و ملت اسلامیہ کی خدمت تصور کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۞

جماعت لواری کا مسلک

ہم جماعت ناجیہ لواری سے تعلق رکھنے والے مسلمان ہیں اور پیر و طریقۂ علیہ نقشبندیہ ہیں ہم اپنے پیر صاحب قبلہ کے حکم کے مطابق مسلمان کے تمام فرقوں کے ساتھ صلح و آشتی رکھتے ہیں ہم مذہبی بحث و مناظروں و باہمی بغض و عناد کو کبھی پسند نہیں کرتے۔ ہم تمام امت مرحومہ محمدیہ صلعم کے دعا گو و بہی خواہ ہیں اور اپنے کو غلامان حضرت محمد مصطفٰے علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا ایک ادنیٰ غلام تصور کرتے ہیں۔ ہم نہ کسی دوسرے فرقہ کے مسلمان کو برا کہتے ہیں نہ ان سے جھگڑتے ہیں۔ ہم سب مسلمانوں کے رنج و غم اور خوشی میں شریک و شامل

رہتے ہیں اور عام اسلامی کاموں میں دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے دوش بدوش ایک سچے مسلمان کی طرح حصہ لیتے رہتے ہیں ہم تشکر ہی سے اعلان کرتے ہیں کہ ہم مسلمان اور مومن ہیں۔ مسلمان رہ کر زندہ رہنا اور مسلمان کی موت مرنا چاہتے ہیں۔

بنیادی اصولوں میں کوئی اختلاف نہیں

شیعہ سنی کے علاوہ دوسرے کتنے اسلامی فرقہ ہیں جو ایک دوسرے سے بغض و عداوت رکھتے اور آپس میں جھگڑتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ کسی بھی مسلمان فرقہ سے عداوت رکھنا یا لڑنا جھگڑنا گناہ جانتے ہیں۔ اس لیے کہ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے بنیادی عقائد ایک جیسے ہیں ہمارا خدا قدوس جل وعلیٰ شانہٗ ہمارا رسولؐ ہماری کتاب قرآن پاک اور ہمارا کعبہ وہی ہے جو تمام مسلمانان عالم کا ہے۔ ہم توحید الٰہی کو فرض اولین ایمانی مانتے ہیں۔ رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم حق رسول اور آخری نبی مانتے ہیں۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت وعشق کو جزو ایمان و رکن اسلام سمجھتے ہیں۔ ہماری جماعت کے نزدیک حضور نبی عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کون و مکاں کی تخلیق کا باعث ہیں حضرت پر نبوت ختم ہوگئی اور حضور کی شریعت تا قیامت قائم رہے گی ہم قرآن مجید کے کتاب الٰہی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں ہم کعبہ مکہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں - جس طرح کہ تمام اہل اسلام کیا کرتے ہیں۔

لواری کے حج کی تشریح

مخالفین کی طرف سے نہایت مبالغہ آمیزی و صریح کذب سے کام لیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ لواری میں ایک نیا کعبہ تعمیر کیا گیا ہے یہ بالکل جھوٹ اور سراسر جھوٹ ہے اور ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ جھوٹوں پر لعنت۔ خاص درگاہ معلیٰ لواری میں ۹، اور ۱۰، ذی الحجہ کو جبکہ نماز پڑھی جاتی ہے تو سب کا منہ کعبہ شریف مکہ مکرمہ کی طرف ہوتا ہے نہ کہ درگاہ عالیہ کی طرف۔ اس موقعہ پر نہ ہم سر منڈاتے ہیں نہ احرام باندھتے ہیں نہ ہی کنکریاں پھینکتے ہیں نہ صفا مروہ دوڑتے ہیں اور نہ وہاں طواف اور دوسرے مناسک حج کی نقل ہوتی ہے۔ ۹۔ اور ۱۰، ذی الحجہ کے دونوں دن بزرگی اور نہایت شرف والے ایام ہیں۔ لہذا یہ دونوں دن درگاہ پاک لواری کا میں رہنا ہم باعث رحمت اور نجات دارین و سبب حصول برکات و عنایات مولیٰ مہربان سمجھتے ہیں

اس لئے کہ ہمارے عقیدہ و ارادہ کے بموجب وہاں افضال و اکرام و احسانات الٰہی کی بے حساب بارش ہوتی ہے۔

جماعت لواری کے موجودہ پیر صاحب تین بار حج عرفات سے شرف یاب ہو چکے ہیں

ہمارے موجودہ مرشد و قبلہ خود بھی حج عرفات سے تین بار مشرف ہو چکے ہیں۔ ہماری جماعت کے بہت سے صاحب استطاعت بھائی موجود ہیں جو کہ ادائے فریضۂ حج عرفات کرتے ہیں۔ ان حالات میں یہ کہنا کہ ہم حج عرفات کے منکر ہیں اور ہم نے لواری میں ایک نیا کعبہ تیار کیا ہے کتنا بھاری بہتان اور سراسر افترا ہے۔

فروعی عقائد کے اختلاف کو مسلمانوں میں جنگ کا سبب نہ بناؤ

ہم اپنے مخالفین کو مطلع کرتے ہیں کہ وہ عقائد کے فروعی اختلافات کو مسلمانوں میں جنگ کا سبب نہ بنائیں۔ وحدت اسلامیہ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ مسلمانوں میں ایک یا دو نہیں بلکہ بہتر ۷۲ فرقے ہیں۔ ان میں کون ناجی ہے اور کون غیر ناجی اس کا فیصلہ مالک یوم الدین عز و جل قیامت میں فرمائے گا۔ اگر ہم ایک دوسرے سے فروعی عقائد کے اختلاف کے سبب لڑنے لگ جائیں تو ان میں بھلائی نہیں۔ گزشتہ ایک ہزار سال کی تاریخ شاہد ہے کہ عقائد اختلاف کو وجہ بنا کر شریر النفس و بد باطن و خود غرض اشخاص نے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے آپس میں کس طرح لڑایا ہے اور کس طرح ہزاروں مسلمانوں کا ناحق خون ہوا۔ اور کس طرح اسلامی سلطنتیں فنا ہو گئیں۔ کیا ہمارے مخالفین چاہتے ہیں کہ ان ہی واقعات گزشتہ کا دوبارہ اعادہ ہو۔

دشمنان اسلام کا خفیہ ہاتھ

ہم عام مسلمان بھائیوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ گزشتہ زمانہ میں بھی دشمنان اسلام نے مذہبی اختلافات کی آڑ لے کر مسلمانوں کو باہم لڑا کر امت مرحومہ و ملت اسلامیہ کو کمزور کیا ہے ان ہی واقعات کا اب اعادہ ہو رہا ہے۔ اگر مسلمان ان فتنہ پرور مولویوں و ملاؤں کے آلہ کار بن گئے تو اس کا سوا اس کے اور کوئی نتیجہ نہ نکلے گا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں جھگڑیں اور ایک دوسرے کو نفرت و عداوت کے ساتھ دیکھیں۔ باقی رہا یہ کہ اگر ایک فرقہ یہ چاہے کہ دوسرے فرقے کے

کہ مسلمان اپنے عقائد چھوڑ کر اس کے ہم عقیدہ ہو جائیں تو یہ ناممکن ہے۔

بھائیو کفر ساز مشینوں سے بچو!

ان لڑانے والے مولویوں کو یہ توفیق اور ہمت تو نہیں ہے کہ وہ کافروں کو دائرہ اسلام میں لائیں۔ اسلام کی تبلیغ کریں اور خلق محمدی صلعم کا کوئی نمونہ پیش کریں۔ البتہ ان کو یہ یاد آتا ہے اور اس فن میں ماہر ہیں کہ مسلمانوں کی تکفیر کریں۔ اور مسلمان جماعت کو کافر بنا کر اپنا دل خوش کریں۔ مسلمانو! ان کفر ساز مشینوں سے بچو اور ان کے کہنے میں نہ آؤ یہ نفس کے غلام ہیں۔ ان کی ہستی ان کی عزت کا دار و مدار اس پر ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی و ایمانی جذبات سے کھیلیں اور اپنے دوزخ شکم کو بھریں۔ ان کی آستینیں مسلمانوں کے خون سے آلودہ ہیں یہ غریب مسلمانوں کا خون چوس چوس کر موٹے ہوتے ہیں۔ برادران اسلام اب بھی آنکھیں کھولو۔ اور ان کے پیچھے لگ کر ملت اسلامیہ کو کمزور نہ کرو۔ وما علینا الا البلاغ

دفتر انجمن مریدان لواری

اسلام کلب گارڈن کوارٹر کراچی

فضل احمد حاجی ولی محمد

سیکریٹری انجمن مریدان لواری۔ کراچی

جماعت لواری شریف کے خلاف لگائے گئے الزامات کی تردید میں ۱۹۵۶ء میں ایک اشتہار عوام الناس میں تقسیم کیا گیا تھا جس کی نقل یہاں دی جا رہی ہے ۔

اجتماع لواری شریف

حکومت سندھ کی حقائق سے چشم پوشی اور کانگریس وزارت کی ۳۸ء میں عائد کردہ ناجائز بندش کی تقلید ۔

اس امر کا اظہار انتہائی تکلیف دہ ہے کہ حکومت سندھ ہر سال حج کے ایام میں درگاہ پاک لواری شریف کے سالانہ اجتماع پر ایک نام نہاد بندش لگا کر رہا مسلمانان اہلسنت والجماعت کی دل آزاری کے اسباب پیدا کرتی اور مسلمانان پاکستان میں باہمی منافرت پھیلانے کا باعث بنتی ہے حالانکہ اس مقدس درگاہ پر گذشتہ قریباً پونے دو سو برس سے ۹ راور ۱۰ ذالحجہ کے متبرک دنوں میں جو اسلام پرور اجتماع ہوتا چلا آیا ہے اسمیں مناسک حج بیت اللہ کی ہرگز نقل نہیں کی جاتی تھی بلکہ ان تمام اجتماعات میں تسبیح وتحلیل ہوتی تھی اور زائرین موئے مبارک آنحضرت صلعم اور زیارت روضۂ اطہر سے مشرف ہوا کرتے تھے ۔ یہ حقیقت محتاج بیان نہیں کہ اس عظیم آستانے پر جہاں سے لاتعداد اولیا کرام نے فیض حاصل کیا ہے جن میں شاہ لطیف بھٹائی جیسے مشہور ومعروف ولی بھی شامل ہیں کبھی کوئی کام خلاف شریعت وطریقت نہیں ہوا یہاں یہ امر خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ ۹ راور ۱۰ ذالحجہ کے ان مبارک ایام میں ایسے اجتماعات ہندوستان پاکستان کی کئی درگاہوں پر بھی ہوا کرتے ہیں ۔

اس بندش کا حقیقی پس منظر یہ ہے کہ ۱۹۳۸ء میں کانگریس کی وزارت نے برسراقتدار آکر اس بابرکت اجتماع پر محض دشمنان اولیاء کرام ملت فروش مولویوں اور کانگریسی پھٹوؤں کو خوش کرنے کی خاطر جنہیں کانگریس نے سندھ میں سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے اپنا آلہ کار بنایا تھا اپنے سیاسی مفاد کے پیش

نظر بندش لگادی تھی جو قیام پاکستان کے باوجود آج تک جاری ہے۔

حکومت سندھ اس عظیم اجتماع پر بندش عائد کرنے کے لئے ہر سال اپنے اس اعلامیہ میں اس قسم کے شر انگیز الزامات کی آڑ لیتی ہے کہ اس موقع پر معتقدین درگاہ یہاں مناسک حج کی نقل کرتے ہیں اور وہ حج عرفات سے منحرف ہیں۔ ان بے بنیاد الزامات کی مفصل و مدلل تردید سجادہ نشین صاحب اور مریدین لواری شریف کی طرف سے اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ بارہا کی جا چکی ہے ہم ان بیانات میں برابر یہ اعلان کرتے رہے ہیں کہ ہماری جماعت حنفی المذہب طریقہ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک ہے اور دیگر ارکین اسلام کی طرح حج بیت اللہ شریف پر بھی ہمارا پورا پورا ایمان ہے یہ حقیقت ہے کہ ہمارے مرشد حضرت پیر احمد زماں قدس سرہ تین مرتبہ حج عرفات سے مشرف ہو چکے ہیں نیز ان کے پدر بزرگوار اور جدامجد علیہ الرحمتہ بھی چھ چھ مرتبہ حج بیت اللہ شریف سے شرف یاب ہو کر اسی ارض مقدس میں تا ابد آرام فرما ہیں۔ علاوہ ازیں ہماری جماعت کے کئی افراد ہر سال اس نعمت عظمیٰ سے فیض یاب ہوتے رہتے ہیں یاد رہے کہ اس تنگ دین بندش کی تحقیقات کرانے اور اسے ختم کرنے کے لئے حکومت کو کئی درخواستیں بھی دی جا چکی ہیں لیکن ان درخواستوں پر غور کرنا تو کجا حکام سندھ اس حد تک لکیر کے فقیر بنے ہوتے ہیں کہ ۱۹۳۸ء میں جن حضرات پر بندش کے دوران ضلع حیدرآباد میں داخلے پر پابندی لگائی گئی تھی ان میں سے کئی آج پندرہ برس گذر جانے کے بعد اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے ناموں کا برابر گورنمنٹ گیزٹ میں اعلان کیا جاتا ہے اور ان مرحوموں پر نوٹیس جاری کی جاتی ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد جماعت لواری شریف کو یہ امید تھی کہ کانگریسیوں کے اس نفاق انگیز اور مسلم آزار بندش کا فوری طور پر خاتمہ کر دیا جائے گا۔ لیکن

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج تک اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی کہا تو یہ جاتا ہے کہ وہ اپنے جائز حقوق منوانے کے لئے آئینی طریقوں سے کام لینا چاہیئے۔ لیکن ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ برسوں تک مسلسل درخواستیں دینے کے باوجود ارباب اقتدار کی سرد مہری اور تکبیر خاموشی کیا معنی رکھتی ہے۔؟

اس طویل عرصے میں ہماری جماعت ہمیشہ پُرامن رہی اور ہم نے اپنے مذکورہ جائز مطالبے کے حصول کی خاطر کبھی ایسا قدم نہیں اٹھایا جس سے ملک و ملت کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

ہم مسلمانان پاکستان کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کے کسی شر انگیز بیان پر بغیر تحقیق کے ہرگز کان نہ دھریں اور حکومت پاکستان سے خصوصاً ہمارے نئے وزیر اعظم عزت ماب جناب محمد علی صاحب سے لاکھوں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ اور انصاف کی خاطر اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس معاملے کی بذات خود تحقیقات کروا کر پاکستان کے دامن کو اس بدنما داغ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاک کر دیں۔ المشتہر: انجمن جماعت ناجیہ لواری شریف

جماعت لواری شریف کے خلاف لگائے گئے الزامات کے بارے میں حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی نے ایک مذمتی بیان اپنے پرچے "منادی" میں دہلی (یکم اپریل ۱۹۲۸ء) میں شائع کیا تھا جسے ہفت روزہ "افق کراچی" (جلد ۳ شمارہ ۳۳ - ۲۰ اگست ۱۹۱۰) نے شائع کیا جسے عام آگاہی کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔

نقلی حج کا بہتان

اہل تصوف کو نابود کرنے کی تیاریاں

حفاظت تصوف کیلئے سب صوفیوں کو متحد ہوجانا چاہیئے

کانگریسی مولویوں نے جب لواری پر فرضی حج کا بہتان باندھا تو ممتاز صوفی ادیب خواجہ حسن نظامی نے اپنے پرچے منادی میں اسکی مذمت اسطرح فرمائی:۔

لواری سندھ کے پیر احمد زماں صاحب کے خلاف غیر مقلد اور وہابی فرقے شورش کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو یہ مغالطہ دے رہے ہیں کہ پیر احمد زماں کعبہ شریف کے حج کے منکر ہیں۔ اور لواری میں نقلی حج مسلمانوں سے کرا کر اصل حج سے روکنا چاہتے ہیں اس لئے یہ دشمن پیر احمد زماں پر باقاعدہ جتھے بھیجکر حملے کر رہے ہیں۔

اس سلسلے میں ۱۱ فروری کے منادی دہلی میں پیر احمد زماں خان صاحب کا ایک بیان شائع ہوا ہے جسمیں پیر صاحب نے لکھا ہے کہ ان کے دادا نے بھی کئی حج کئے تھے اور ان کے والد نے بھی اور وہ خود بھی کئی حج کر چکے ہیں اور آئندہ حج کو جانے کی تمنا رکھتے ہیں اور دشمنوں کا یہ کہنا کہ میں نقلی حج کراتا ہوں قطعی غلط اور بہتان ہے۔ تصوف اور صوفیوں کے حاسد اور مخالف نقلی حج کا بہتان لگا کر پیر احمد زماں اور ان کی خانقاہ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اور کچھ نام کے پیر بھی حریفوں کے ساتھ ہو گئے ہیں جس کی وجہ محض حسد ہے۔

تصوف کے دشمن یہ چاہتے ہیں کہ صوفیوں کو فرداً فرداً بدنام کرکے ان کے اثر ورسوخ کو نیست ونابود کردیں اور اپنی وہابیت کے جال میں مسلمانوں کو پھنسا لیں لہذا ہر سلسلہ کے مشائخ کو سوچنا چاہئیے کہ ان کے بزرگوں کے اثر ورسوخ اور اقتدار اور خود ان کی ہستی کو ہندوستان سے نابود کرنے کی ہیبتان سے فرقوں نے تیاری شروع کردی ہے اور عوام ہندو مسلمانوں کو بے اعتقاد کرنے کی تحریر وتقریر کے ذریعے جدوجہد ہو رہی ہے۔ جس کا اثر لاکھوں ہندو مسلمانوں پر ہوا ہے اور وہ بے اعتقاد اور منکر ہو گئے ہیں اس معاملے میں کانگریسی جمیعت علماء اور غیر مقلد لوگ اور مسلمانوں کے کانگریسی اخبار خصوصاً اخبار الجمیعت دھلی اور اخبار مدینہ بجنور اہل تصوف کو مکار اور دھوکہ باز اور شریعت کو خراب کرنے والے اور مسلمانوں کے دین دنیا کو برباد کرنے والے لکھتے ہیں اور اخبار مدینہ تو مسلمانوں کو اس بات کا اشتعال دلاتا ہے کہ ترکی حکومت نے پیروں اور درویشوں کو پھانسیاں دے دیں ہندوستان کی نئی حکومت بھی ایسا کرے۔

یہ تحریریں اور یہ تقریریں اور یہ کوشش صبر اور درگذر کے قابل نہیں ہیں مشائخ اور فقراء کو اپنی خانقاہوں اور درگاہوں کی حفاظت کے لئے اتحاد کر لینا چاہئیے اور شریر دشمنوں کے انسداد کا بندوبست کرنا چاہئیے ایسے اخبارات پڑھنے سے خود بھی احتیاط کریں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کو بھی روکیں اور مریدوں کی طرف سے ایسے اخباروں پر دعویٰ کرائیں تاکہ دوسرے شریروں کو عبرت ہو اور ان شرارتوں کا سدباب ہو۔

راقم آپ سب کا بھائی
حسن نظامی دہلوی

۲۹ محرم ۱۳۵۷ھ یکم اپریل ۱۹۳۸ء۔ منادی (دہلی)

لواری کے حج کی حقیقت

جماعت لواری شریف پر عائد کردہ الزامات کی تحقیقات کے سلسلے میں ۸-۹-۱۰ ذوالحجہ الحرام ۱۳۵۲ھ کو اس وقت کے کراچی (سندھ) کے مفتی اعظم اور خطیب قائد اعظم حضرت علامہ ظہور الحسن درس صاحب نے لواری شریف بنفس نفیس جاکر۔ اجتماع کا بغور مشاہدہ کیا اور وہاں جو کچھ دیکھا اسے ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے کتابچہ کی صورت میں تحریر کر کے عالم اسلام کو آگاہ کیا۔ ہم یہاں مذکورہ کتابچہ کی حرف بحرف نقل پیش کر رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بایٰت اللہ واولئک ھم الکاذبون

ترجمہ:۔ تحقیق افترا کرتے ہیں یعنی خود ساختہ جھوٹ کہتے ہیں۔ اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہیں وہ خود جھوٹے ہیں۔

الفتنۃ نائمۃ لعنۃ اللہ علیٰ من ایقظھا۔

ترجمہ:۔ فتنہ سویا ہوا ہوتا ہے۔ جگانے والے پر اللہ کی لعنت

پیر صاحب لواری والے کے متعلق ایک عرصہ دراز سے مختلف باتیں سننے میں آتی ہیں کہ نعوذ باللہ پیر صاحب خود کو خدا رسول مہدی کہلاتے ہیں صلوٰۃ پڑھاتے ہیں سجدہ کراتے ہیں۔ طواف کراتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کعبہ میری جگہ کو طواف کرتا ہے۔ وغیرہ بہتان عظیم۔ سفید جھوٹ ثابت ہو کر ختم ہو۔

گذشتہ سال لواری کے حج کے متعلق جوش میں لانے والے عجیب اور غریب مضامین اخبارات میں شائع ہوئے عوام الناس سے بھی سنا گیا کہ لواری میں حج ہوتا ہے لوگوں سے طواف کرایا جاتا ہے احرام باندھتے ہیں شیطان

پر کنکریاں پھینکتے ہیں سر منڈاتے ہیں صفا مروہ دوڑا جاتا ہے ایک مکان میں پیر صاحب سجدہ کراتے ہیں۔ لکڑی کے اونٹ پر خطیب خطبہ دیتا ہے درگاہ پاک کی طرف منہ کرکے نماز پڑھائی جاتی ہے اور نہ معلوم کیا کچھ۔ شکایات بڑے زور و شور کے ساتھ مضامین کی صورت میں اخبارات میں شائع ہوئیں اور اس پر طرہ یہ کہ چند روز کے بعد انہیں شاکی اخباروں نے اپنے مضامین واپس لئے اور تردید کی ان باتوں نے طبیعت کو پریشان کیا اور دل کو صدمہ پہنچایا کہ ایک بہت بڑی قدیم اور مشہور درگاہ پاک پر ایسے کام کیوں کر ہوتے ہوں گے اس سال ان افواہوں کی اصلیت معلوم کرنے کے لئے میں خود درگاہ پاک پر گیا ۸۔ ۹ اور ۱۰ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۲ھ یعنی تین روز میرا قیام رہا اور ہر ایک بات کو پورے غور سے جانچا اس موقعہ پر بہت سے پیران طریقت و سادات وامت فیوضاتہم و علماء کرام موجود تھے نیز سندھ کے معززین جاگیردار، میر اور زمیندار کافی تعداد میں تھے سندھ سے باہر مثلاً گجرات کاٹھیاواڑ وغیرہ تک کے لوگ بغرض حصول شرف زیارت درگاہ شریف پر آئے تھے۔

میں نے پورے غور و خوض اور تحقیق سے دیکھا تو مندرجہ بالا الزامات میں سے تھوڑا یا بہت کسی کا مطلقاً وجود نہ تھا نہ کعبہ بنایا گیا نہ مزار اقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھائی گئی۔ نہ کسی نے احرام باندھا نہ شیطان کو کنکریاں ماری گئیں۔ نہ صفا مروہ نہ لکڑی کا اونٹ نہ پیر صاحب نے سجدہ کرایا الغرض میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آخر اتنا بہتان عظیم اور افترا باندھنے سے لوگوں کو کیا مل جاتا ہے سچ ہے عارف رومی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ہے۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

ترجمہ:- (جب اللہ میاں چاہتے ہیں کہ کسی کے عیب کا پردہ فاش
ہو تو رات دن وہ شخص اولیا کی تنقیص میں مشغول رہتا ہے)

۹ ذی الحجۃ الحرام کو ظہر کی نماز ہزارہا مسلمانوں نے طریقہ اسلام کے مطابق جماعت کے ساتھ ادا کی، حضرت پیر صاحب قبلہ بھی جماعت کے اندر سادہ وش عام مسلمان بھائیوں کے ساتھ شامل تھے ۱۰ تاریخ کو بھی نماز عید طریق سنت کے مطابق جماعت کے ساتھ پڑھی گئی۔ دوران قیام میں مرشد الکاملین سلطان السالکین قطب العالمین شیخ الکل فی الکل حضرت محدث الزمان قدس اللہ سرہ العزیز کے آستانہ پاک پر کئی دفعہ حاضری دی بندگان دلا اور حاضرین میں سے چند کو دیکھا لیا تو موافق طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے مراقبہ اور ذکر قلبی میں مشغول تھے اور باقی نصائدیں ثنائے خدا جل و اعلیٰ و ثنائے سیدنا و مولانا سید الانبیاء و سند الابرار روح الارواح و نور الانوار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے پیر و مرشد حضرت سلطان الاولیاء قدس سرہ کے مناقب بیان کرتے تھے ایسے خاموش طریق پر عبادت و ذکر کو دیکھ کر دل کو اطمینان اور روح کو راحت پہنچتی تھی۔ درگاہ شریف کے باہر یا اندر کسی قسم کا شور و غوغا نہ تھا۔ عام طرح جیسے دوسری درگاہوں پر دیکھا جاتا ہے۔ باجہ یا ازیں قسم کے دوسرے مکروہات بالکل نہ تھے میں اپنے حنفی المذہب بندگان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عاشقان اولیا اللہ بھائیوں سے خصوصاً اور عامۃ المسلمین سے عموماً مودبانہ ملتمس ہوں کہ ایمان کے ڈاکوؤں سے دولت ایمان کو محفوظ رکھیں جھوٹے الزامات اولیاء کاملین پر دھرنے والوں اور مسلمانوں میں فتنہ اور فساد برپا کرنے والوں سے پرہیز کریں۔ جن لوگوں کا معاذ اللہ یہ اعتقاد ہو۔ کہ خدا بھی جھوٹ کہہ

سکتا ہے حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ ارواحنا فداہ کے علم غیب کا انکار کریں تنقیصِ شانِ رسول محترم رات دن کا مشغلہ ہو اولیاء اللہ کی توہین کو شب برات سمجھیں۔ اور حضرت پیر صاحب لواری والے کا بہانہ بنا کر وہابیت کی تبلیغ کریں وہ لوگ کبھی اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغِ مقبلاں ہرگز نہ میرد

ترجمہ:۔ فانوس بن کے آپ حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

اگر پیر صاحب لواری والے کے معاملات و عقائد میں تحقیق حق کا ارادہ رکھ کر دوسرے اولیاء اللہ اور مشائخ کرام کی ان کے دلوں میں عظمت اور عزت ہوتی۔ تو ایک بات تھی لیکن میں یقین سے کہتا ہوں کہ ایسا نہیں یہ گندم نما جو فروش تمام اولیاء کاملین کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو اولیاء اللہ سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔
خود تو اللہ کے پاکوں کی شان نہیں جانتے لیکن اوروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

کم کسے زابدالِ حق آگاہ شد
جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد

ترجمہ: (بہت تھوڑے بندگان خدا نے برگزیدگان حق کو پہچانا اور باقی ناواقفیت کے باعث راہ سے بھٹک گئے)

مسلمانان کراچی سے خصوصاً اور مسلمانان سندھ سے عموماً پھر

ایک مرتبہ مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ بغیر تحقیق ذاتی کے کبھی بھی کسی کے کہنے سننے پر نہ لگیں۔ اور حق کے راستے کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں۔ اولیاء اللہ کے مزارات پر خدا ملتا ہے خدا کی نعمتیں اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں

اللھم اھدھم الی الصراط المستقیم

۱۵ اپریل ۱۹۳۴ء ظہور الحسن الدرس عفا عنہ مفتی کراچی سندھ

۱۹۵۶ء میں شہداد پور سندھ کے ایک سرگرم سماجی کارکن جناب سید عبدالحئی صاحب نے ایک کتابچہ شائع کیا جس میں ۹ ر ۱۰ ذی الحجہ کے متبرک ایام میں جماعت لواری شریف پر عائد کردہ من گھڑت الزامات کی تردید کی گئی ہے یہاں مذکورہ کتاب کا پیش لفظ پیش کر رہے ہیں۔ باقی مضامین اس کتاب میں مختلف جگہوں پر دیئے گئے ہیں۔

پیش لفظ

مجھ سے میر غلام محمد صاحب ٹالپور نے خواہش ظاہر کی کہ لواری جماعت پر عائد شدہ غیر جمہوری پابندی کے خلاف جو اس جماعت پر گذشتہ اٹھارہ سال سے عائد ہے کچھ لکھوں نیز عامتہ المسلمین کی اس بڑی غلط فہمی کو رفع کردں۔

اس تحریک کا غائر نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ چند سیاسی مفادات کو پیش نظر رکھ کر ایک صالح جماعت کو مذموم پروپیگنڈہ کی نظر کیا گیا اور اتنا بڑا بہتان تراشا گیا کہ ایک خدا کو ماننے والے سچے نبی کے پرستار ایک دوسرے سے الگ نہ کر دیئے گئے۔

برصغیر کے اور مقامات کی طرح سندھ میں بھی تحریک پاکستان کو ناکام بنانے کیلئے ہندو اور انگریزوں نے ایک منظم سازش کی اور لواری جماعت کو جس کی تعداد دو ڈھائی لاکھ کے درمیان تھی اور جو من حیث جماعت تحریک پاکستان کی بڑی حامی تھی اس الزام کے ساتھ کہ ان کا عقیدہ عامتہ المسلمین سے جدا ہے اور یہ کہ ایک خاص مقام پر جمع ہوکر مناسک حج ادا کرتے ہیں اس جماعت کے اجتماع پہ پابندی لگا دی گئی اور دوسری طرف عامتہ المسلمین کے دلوں میں اس جماعت کی جانب سے نفرت پیدا کرکے اپنے ظلم کا جواز پیدا کر لیا گیا اس جماعت کے سربراہ اور دیگر ذمہ دار حضرات نے اس الزام کی جو ہندو اور انگریز کا تراشیدہ تھا کھلے الفاظ میں تردید کی اور عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا جو آج بھی اپنی جگہ قائم ہے۔

عدالتی تحقیقات کا مطالبہ ان کی ضمیر کی صفائی کا ثبوت ہے نہ معلوم ہمارے

ارباب اختیار سندھ اور انگریز کی عائد شدہ بندش کا آج کیا جواز پیش کرتے ہیں
اس کتابچہ میں اس جماعت کے سربراہ مفتی صاحب کراچی اور کراچی کے دیگر
مقتدر اخبارات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں جس سے یہ توقع کی جا سکتی ہے
کہ ایک مستقل غلط فہمی جو ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت پیدا کی گئی تھی ختم ہو جائے گی

سید عبدالحی سید اللہی
کونسلر شہداد پور میونسپلٹی

۲۵ر نومبر ۱۹۵۶ء

ترجمہ اعلامیہ حکومت سندھ موخہ ۳ فروری ۱۹۳۸ء جاری کردہ ڈائرکٹر آف

انفارمیشن حکومت سندھ

P-12

L (17) 2455 نمبر کراچی

3-2-1938

شائع شدہ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کراچی

کچھ وقت سے لواری کے سالانہ میلہ کی بابت عامۃ الناس میں اشتعال دیکھنے میں آرہا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ لواری کے پیر اس میلے کو حج کا درجہ دینا چاہتے ہیں لواری کے اجتماع پر مخالفین نے اس میلے کو بند کرنے کے لئے حکومت سے مداخلت کی خواہش ظاہر کی ہے اور یہ بھی ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ ایک طریقہ سے جس کو وہ ستیاگرہ کہتے ہیں لواری کے میلے کو روکیں گے پیر صاحب لواری شریف نے اپنے ایک بیان میں ان باتوں سے انکار کیا ہے کہ وہ لواری کے میلے کو حج کا درجہ دینا چاہتے ہیں پیر صاحب کا یہ با اصرار کہنا کہ یہ میلا صرف سالانہ مذہبی جشن ہے جس میں عید سے ایک دن قبل اور خود عید کے دن عبادت کی جاتی ہے ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ خود تین بار مکہ جا کر حج کر آئے ہیں اور کسی کو وہاں جانے سے روکنا گناہ سمجھتے ہیں اور پیر صاحب نے اپنے بیان میں اس سے بھی انکار کیا ہے کہ لواری میں نیا کعبہ بنایا ہے جیسا کہ مخالفین کہتے ہیں

لواری کے میلے میں کے سلسلہ میں خواہ پیر صاحب کچھ بھی دعوی کریں مگر حکومت کا یہ قطعی نظریہ ہے کہ مخالفین کو اس بات کا کوئی حق نہیں کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں اور لواری کے جشن کو جبراً بند کرادیں۔

حکومت کو یقین ہے کہ ان لوگوں نے پر امن ستیاگرہ کا جو ارادہ کیا ہے اس سے امن عامہ میں خلل کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ متعلقہ ضلع کے حکام "ان لوگوں کے خلاف جو لواری کے اس میلے کو روکنا چاہتے ہیں دور اندیشانہ اقدام نہ کریں اس لئے حکومت نے حکام ضلع کو یہ ہدایتیں بھیج دی ہیں کہ وہ امن عامہ کی بحالی کے لئے ہر ممکن اور مناسب تدابیر اختیار کریں حکومت کو یہ توقع ہے

کہ اس بیان کے بعد وہ لوگ جو اس میلہ کو قوت سے روکنا چاہتے ہیں اپنے ارادوں سے باز آجائیں گے اور اپنے اختلافات باہمی گفت و شنید سے دور کرنے کی کوشش کریں گے ایسی ہر کوشش میں حکومت سچے دل سے ہر دو کے ساتھ تعاون کرے گی۔

روزنامہ جنگ کراچی

روزنامہ مذکورہ نے مورخہ ۱۵ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں "مصنوعی حج" کے عنوان سے ایک ادارتی نوٹ شائع کیا جو مندرجہ ذیل ہے ۔

مصنوعی حج

درگاہ لواری شریف سندھ مشہور درگاہوں میں سے ایک ہے اس درگاہ سے متعلق ایک عام شکایت یہ ہے کہ یہاں مصنوعی حج کرایا جاتا ہے اس لئے اس پر حکومت کی طرف سے پابندی لگا دی گئی ہے لیکن درگاہ کے سجادہ نشین نے اپنے ایک حالیہ بیان میں اس غلط فہمی کی تردید کی ہے اور ہمیں ایک تفصیلی بیان بھیجا ہے جس میں اس الزام کی تاریخ اور اسباب بیان کر کے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس الزام کی تحقیقات کرانے کے لئے ایک کمیشن مقرر کرے تاکہ اس کی اصلیت کا علم ہو سکے سجادہ نشین نے کہا کہ اب سے ۱۴ سال قبل سندھ کی کانگریسی وزارت نے اپنے سیاسی مقاصد کے پیش نظر یہ الزام گھڑا تھا جس کی تردید اس وقت کے سجادہ نشین نے کی تھی مگر اس طرف کوئی توجہ نہ دی گئی اور پروپیگنڈہ کی طاقت سے ایک غلط الزام کو تھوپ دیا گیا لواری شریف کے سجادہ نشین صاحب کی یہ اپیل قابل توجہ ہے اور اگر یہ واقعہ ہے کہ ان پر اور اُن کی درگاہ کے خلاف ایک غلط الزام لگایا گیا ہے تو اس درگاہ کے اجتماع پر دفعہ ۱۴۴ لگانا قطعی صحیح نہ ہوگا۔ مناسب یہ ہے کہ حکومت پاکستان سجادہ نشین صاحب کے مطالبے کے جواب میں اپنی طرف سے تحقیقات کرائے اور اگر مصنوعی حج کرانے کا الزام واقعی غلط ثابت ہو تو لواری شریف سے عقیدت رکھنے والے ہزاروں افراد کو لازماً اس بات کی اجازت ہونی چاہئیے کہ وہ درگاہ پر حاضر ہو سکیں اور ان کا اجتماع دفعہ ۱۴۴ کی پابندی سے مستثنٰی ہو جائے ۔

روزنامہ انقلاب کراچی
(۲۲ ستمبر ۱۹۵۶ء)

حکومت مغربی پاکستان و فیڈ وزیر داخلہ پاکستان متوجہ ہوں

ایک عرصہ دراز سے اخبارات میں لواری جماعت پر عائد شدہ غیر جمہوری پابندیوں کے خلاف مضامین شائع ہو رہے ہیں اس سلسلہ میں حکام متعلقہ کی خاموشی اس معاملہ کو پراسرار بنا رہی ہے کہا جاتا ہے کہ آج سے ۱۷ سال قبل جبکہ سابق صوبہ سندھ میں کانگریسی وزارت اللہ بخش مرحوم کی زیر قیادت برسر اقتدار تھی عوام جن میں مسلمانوں کی اکثریت تھی مسلم لیگ سے وابستہ ہو چکے تھے اور ہندو اپنے مقصد میں ناکام ہو رہا تھا یا ہو رہے تھے. کانگریس وزارت کی شکست کے آثار واضح ہو چکے تھے. — اس وزارت کے پس پردہ اپنے اقتدار کو آخری سہارا دینے کی خاطر انگریز سے سمجھوتہ کر کے انتخابی میدان میں کود پڑا سندھ کی سیاست جو ہمیشہ سے اپنے مرشدوں کے گرد گھومتی ہے پھر ایک کشمکش میں پھنس گئی۔ سندھ کی معیاری تنظیموں میں سے ایک لواری جماعت بھی تھی جو ہندو انگریز کے مبینہ اتحادی مقصد کے خلاف پڑتی تھی ہر قسم کی تحریص اور دباؤ جب بیکار ثابت ہوا تو ایک سوچی اور سمجھی اسکیم کے تحت اس جماعت کے سیاسی جماعتی استحکام کو دھکا پہنچانے کا تہیہ کیا گیا اور اس جماعت پر الزام عائد کیا گیا کہ ایام حج کے موقع پر اس جماعت کے افراد بجائے خانہ کعبہ جانے کے اپنے پیر کی درگاہ پر جمع ہوتے ہیں یہ سراسر بہتان تھا جس کی بار بار تردید کی گئی اس جماعت کے ذمہ دار افراد کی جانب سے مطالبہ کیا گیا کہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے اس جماعت کے افراد نے حکومت کو متعدد بار گذارشات پیش کیں کہ عدالتی کمیشن قائم کیا جائے جو

ان الزامات کی جانچ پڑتال کرے لیکن اس جمہوری مطالبہ پر بھی غور نہیں کیا گیا کسی بھی جماعت پر اس قسم کی غیر جمہوری پابندیوں اچھی نظر سے نہیں دیکھی جاتیں کیا حکومت مغربی پاکستان ونیز مرکزی وزیر داخلہ اس غیر جمہوری اور یکسر غلط پابندی کو ختم کرنے پر غور کریں گے۔ عدالتی تحقیقاتی کمیشن کا قیام امید ہے کہ ارباب متعلقہ پر ناگوار نہیں گذرے گا۔

روزنامہ نئی روشنی کراچی

لواری جماعت اور حکومت پاکستان

کچھ دن سے اخبارات میں لواری جماعت کے اجتماع پر حکومت کی عائد کردہ پابندی کے خلاف مضامین شائع ہو رہے ہیں اور ہر مکتبہ فکر نے اس پابندی کو غیر جمہوری قرار دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ سابق صوبہ سندھ میں ہر تحریک کا خواہ وہ سیاسی ہو یا مذہبی کامیابی کا راز پیروں اور وڈیروں کی پشت پناہی رہا ہے اس صوبے کی تاریخ اور تحریکات اس امر کی گواہ ہیں جس وقت سندھ میں کانگریسی وزارت نے خان بہادر اللہ بخش کے زیر قیادت مسلم لیگ کو شکست دینے کا عزم کیا ان کے اس ارادہ میں جو بھی جماعت یا شخصیت آڑے آئی اسے نقصان پہنچا سندھ کی بااثر تنظیموں میں جو پیروں کے گرد گھومتی تھیں لواری جماعت بھی تھی اس جماعت سے سیاسی فائدہ اٹھانے کے سلسلے میں جب ہندو اور انگریز کے سارے حربے ختم ہو چکے تو ان کے لئے کوئی چارہ باقی نہ رہا جائے کہ وہ اس منظم جماعت کو ختم کرنے کے لئے کوئی ایسا قدم اٹھائیں جو اپنے اقتدار کے سلامتی کے لئے جہاں ضروری ہو وہاں عوام کی بدظنی کے باعث نہ ہو ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت ہندو اور انگریز نے اس جماعت پر سراسر بہتان تراشا کہ اس جماعت کے عقائد عامتہ المسلمین سے جدا ہیں ۔ الزام لگایا گیا کہ لواری جماعت کے افراد ایام حج کے موقع پر اپنے پیر کی درگاہ کو (نقل کفر کفر نباشد) خانہ کعبہ کا درجہ دیکر فریضہ حج کی تکمیل کرتے ہیں اور یہ کہ اس جماعت کے افراد حج کے لئے مکہ معظمہ نہیں جاتے ہیں اس خوفناک الزام کے عائد کرنے کے بعد اس کے جواز میں کانگریسی ملا سے فتویٰ حاصل کیا گیا اور اجتماع " لواری " پر پابندی عائد کر کے اپنے سیاسی مقاصد کی تکمیل کی گئی جماعت کے ذمہ دار افراد اور سربراہ کی جانب سے تردیدیں شائع ہوئیں غیر جانبدارانہ

تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا لیکن لاحاصل اس جماعت کے ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے میں ایک مرتبہ پھر پوری ذمہ داری سے واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ لواری جماعت کا عقیدہ عامۃ المسلمین سے قطعی جدا نہیں فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے ہر سال اس جماعت کے قابل لحاظ افراد مکہ معظمہ جاتے ہیں جماعت لواری کے سربراہ تین مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہو آئے ہیں اصل قصّہ یہ ہے کہ ایام حج کے موقع پر ہماری جماعت کے بانی کا عرس ہوتا ہے اور مریدان لواری اپنے مرشد کے مزار مبارک پر نظر عقیدت پیش کرتے ہیں اور اسی طرح جمع ہوتے ہیں جس طرح شاہ عبداللطیف بھٹائی یا خواجہ صاحب اجمیر کے مزارات مقدسہ پر۔

پاکستان کے دستور میں ہر فرد اور جماعت کو اپنے عقائد کے پرچار کی و نیز ہر قسم کی مذہبی اور سیاسی آزادی دی گئی ہے ہندو اور انگریز کے یکسر غلط احکامات کا قیام جو انہوں نے اپنی خاص مصلحتوں کی بنا پر عائد کئے تھے ایک مضحکہ خیز حرکت کے علاوہ کچھ نہیں۔ میری تجویز ہے کہ حکومت ہائی کورٹ کے جج کی سرکردگی میں ایک اعلیٰ اختیارات کا کمیشن قائم کرے جو حالات اور واقعات کی تحقیق کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے لواری جماعت پر بندش آئین میں دی گئی آزادی کے سراسر خلاف ہے۔

ماہنامہ "حقیقت اسلام" لاہور (اپریل ۱۹۵۲ء جلد نمبر ۲ شمارہ ۴) میں جناب طیب آدم اسحاقانی جنرل سیکریٹری انجمن جماعت ناجیہ کراچی کی طرف سے "ناپاک پروپیگنڈا" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا جس کی نقل ہم یہاں قارئین کی معلومات کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

ناپاک پروپیگنڈا

روزنامہ نوائے وقت پاکستان لاہور کی ۷ دسمبر کی اشاعت میں انگریزی (اسٹار) کے حوالے سے ایک گمراہ کن طویل مضمون بعنوان "پاکستان میں حج لواری کا فتنہ" منجانب مولوی محمد صادق سیالکوٹی شائع ہوا ہے جس میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی خاطر لکھا گیا ہے کہ پاکستان میں لواری سندھ کے مقام پر حج عرفات کی ہوبہو نقل اتاری جاتی ہے حالانکہ یہ الزام حقیقت سے کوسوں دور ہے اور بے بنیاد پروپیگنڈا آج سے بہت پہلے ہم مریدان درس گاہ پاک لواری شریف اور ہمارے آقائے مرشد حضرت پیر احمد زماں قدس سرہٗ العزیز بارہا مدلل اور مفصل طور پر تردید کر چکے ہیں لیکن حق وصداقت کے دشمن کسی بھی طرح اپنی تحریری سرگرمیوں سے باز نہیں آتے اور کذب بیانی سے برابر کام لے رہے ہیں۔

ہم برادران ملت کی آگاہی کے لئے ایک بار پھر اس بات کو دہرانا چاہتے ہیں کہ اس درگاہ مقدسہ پر آج تک کوئی کام خلاف شریعت ہوا ہے اور نہ ہوگا یہ سندھ کی وہ عظیم اور مشہور ترین درگاہ ہے جہاں سے شاہ عبداللطیف بھٹائی (سندھ کے ولی اور مشہور شاعر) ایسے ہزاروں جید عالم فیض یاب ہوئے ہیں اور ہمیشہ ہوتے رہیں گے اس درگاہ شریف کے معتقدین نہ صرف سندھ اور پاکستان کے علاقوں میں بلکہ ہندوستان برما اور افریقہ کے ممالک میں لاکھوں کی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں۔

گذشتہ اڑھائی سو برس سے اس درگاہ اقدس پر ہر سال ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کو ایک عظیم اجتماع ہوتا آیا ہے جس میں نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم معتقدین بھی شریک ہوتے ہیں اور جہاں ہر وقت تسبیح و تہلیل کی جاتی ہے نیز زیارت موئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگ مشرف ہوتے ہیں اور مزار پاک حضرت سیدنا سلطان الاولیا قدس سرہ العزیز سے اکتساب فیض کرتے ہیں۔

۱۹۳۸ء میں جبکہ متعصب اور نااہل وزارت برسر اقتدار تھی اور سندھ گورنمنٹ نے بعض سیاسی مقاصد کے پیش نظر اس اجتماع پر پابندی لگادی تھی جو پاکستان بننے کے باوجود آج بھی موجود ہے قبل اس کے کہ اس "سیاسی چال" کو منظر عام پر لایا جائے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے مرشد حضرت احمد زمان قدس سرہ العزیز کے آج سے چودہ سال پہلے کے اعلان کو جس میں نہایت وضاحت سے تشریح و تردید کی گئی ہے قارئین کے سامنے پیش ہے۔

اس وقت ہمارے سندھ میں بلکہ بیرون سندھ بھی طریقت کے مخالفین عوام میں یہ غلط فہمی پھیلا رہے ہیں کہ ہم درگاہ پاک لواری شریف میں ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کو حج عرفات کی نقل کرتے ہیں جو سراسر جھوٹ اور افترا ہے ہم اپنے عقائد کے متعلق کئی بار پہلے بھی اعلان کر چکے ہیں اور پھر اعلان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کو ایمان کا رکن اول سمجھتے ہیں اور رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت پر ہمارا ایمان کامل ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی آخر زماں مانتے ہیں نیز نماز روزہ، حج زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی ارکان پر یقین رکھتے ہیں ہمارا قبلہ وہی ہے جو دنیا کے تمام مسلمانوں کا ہے یعنی کعبہ مکرمہ، اور ہمارا قرآن مجید کی صداقت پر پورا ایمان ہے ہمارا طریقہ نقشبند عالیہ ہے میرے پیر بزرگوار نے چھ مرتبہ حج عرفات ادا کیا اور ان کا وصال بھی وہیں مکہ مکرمہ میں ہوا ہے میرے جد امجد علیہ رحمت نے بھی چھ مرتبہ حج بیت اللہ شریف ادا کیا اور انکا مدفن بھی وہیں جنت البقیع مدینہ منورہ میں

ہے الحمد للہ میں خود بھی تین مرتبہ حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہو چکا ہوں اور اب بھی یہی تمنا ہے کہ خداوند تعالیٰ پھر یہ نعمت نصیب کرے، ہمارے برادران طریقت بھی وقتاً فوقتاً اس نعمت یعنی حج عرفات سے مشرف ہوتے رہتے ہیں۔ اس حصول نعمت پر انہیں ہمیشہ ـــــ مبارکباد دیتا رہتا ہوں ایسی مبارک جگہ پر انہیں جانے سے روکنا یا روکنے کی کوشش کرنا میں گناہ سمجھتا ہوں بارہا پہلے عرض کر چکا ہوں کہ الحمد للہ ہمارا اسلامی ارکان پر پورا ایمان ہے اور جو بھی حج عرفات سے انکار کرتا ہے ہمارے نزدیک وہ اسلام کے بڑے رکن کا منکر ہے مخالفین کی جانب سے نہایت ہی مبالغہ آمیزی اور کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے یہ بیان کیا جاتا ہے کہ لواری شریف میں ایک نیا کعبہ تعمیر کیا گیا ہے جو سراسر بہتان اور الزام ہے یہ سچ ہے کہ میرے نزدیک ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ بڑی عظمت اور شان والے دن ہیں اور ان ایام میں درگاہ پاک لواری شریف میں رہنا ہم اپنے لئے باعث رحمت اور نجات دارین سبب حصول برکات سمجھتے ہیں اور ہمارے عقیدے کے مطابق درگاہ پاک پر انفضال واکرام کی بے حساب بارش ہوتی ہے ان ایام میں ہم سب مل کر نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں ظہر کی نماز کے بعد جماعت کے سامنے خطبہ یعنی وعظ وصفت پڑھی جاتی ہے جس میں حمد باری تعالیٰ، مدح رسول مقبول ﷺ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم اور مرشدنا حضرت سلطان الاولیا کی شان میں مدح مناقب بیان کئے جاتے ہیں ان اوقات میں ہم اپنا رخ بمطابق اسلامی احکام کعبہ شریف کیطرف کرتے ہیں اس مبارک موقع پر درگاہ کا کوئی مرید کسی مناسک حج کی نقل ہرگز نہیں کرتا نہ سر ننگا رکھتا ہے نہ بال منڈواتا ہے نہ احرام باندھتا ہے نہ کنکریاں مارتا ہے اور نہ طواف کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ میرے اس اعلان کے بعد اگر کوئی مخالف ہمارے خلاف جھوٹے الزام وبہتان تراشے گا کہ لواری شریف میں حج بیت اللہ کی مشابہت یا نقل اتاری جاتی ہے تو خدا وند سبحانہٗ اسے ہدایت دے افسوس کہ چند لوگ جاہلوں کے منہ سے جھوٹی باتیں سن کر ان پر اعتبار کرکے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں ان میں سے کسی کو بھی ذاتی طور پر علم نہیں

کہ لواری شریف میں ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کو کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے
یہاں پر کوئی بھی کام خلاف شریعت نہ پہلے کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ حدیث شریف
میں اس شخص کو ظالم کہا گیا ہے جو سنی سنائی باتوں پر اعتبار کر کے گمراہی پھیلاتا
ہے۔ (خواجہ حضرت) احمد زمان پیر لواری (شریف)۔

آپ کو پڑھ کے حیرت ہوگی کہ اس قدر صاف اور واضح اعلان کے باوجود اس بابرکت
اجتماع پر حکومت کی بندش لگانے سے کیا مراد تھی۔ ۱۹۳۸ء میں جب کانگریس
تمام ہندوستان کی سیاسی نمائندہ جماعت ہونے کا دعوی کرتی تھی اور ملک
کے طول و عرض کے کسی صوبہ میں لیگی وزارت کو برسر اقتدار نہ دیکھ سکتی تھی یہی
وجہ تھی کہ اس نے سندھ کی مسلم لیگی وزارت جس کے وزیر اعظم مرحوم سر غلام حسین
ہدایت اللہ تھے۔ معزول کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز ذرائع استعمال کئے مخالفین نے
پانی کی طرح روپیہ بہا کر مسلم لیگ کے خلاف چند ایسے زر پرست و ملت فروش لوگوں
کو اپنا آلہ کار بنایا جنہیں علامہ اقبال نے ننگ دیں ننگ آدم اور ننگ وطن کے نام سے
پکارا ہے چنانچہ عوام الناس کو مسلم لیگ سے بدظن کرنے کے لئے ان مسفدیوں نے
اس خالص مذہبی اجتماع کے خلاف بے بنیاد شرانگیز پروپیگنڈا شروع کر کے اس پر
بندش لگانے کا مطالبہ کیا چونکہ کانگریس بخوبی جانتی تھی کہ مسلم لیگ اس قسم کے جائز مذہبی
اجتماعات پر ہرگز بندش نہیں لگا سکتی اور اس طرح وہ عوام کو (جو اکثر مسلمان ہیں) ورغلانے
میں کامیاب ہو جائے گی مگر اس قسم کے شدید مخالفانہ پروپیگنڈے اور شرانگیز کذب بیانیوں
سے اس وقت کی لیگی وزارت قطعی متاثر نہ ہوئی اور اس نے اس قسم کی بندش ظلم ناروا
سمجھ کر اس سے احتراز کیا لیکن جب کانگریسی وزارت برسر اقتدار آئی تو اس نے
حواریوں کو خوش کرنے کے لئے اس اجتماع عظیم و سعید پر پابندی لگا دی جو آج تک نہ صرف
جاری ہے بلکہ حکومت سندھ ہر سال حج کے ایام میں اب بھی لواری شریف کے گرد سو مربع
میل کے رقبے میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے ملٹری پولیس تعینات کرتی ہے اور وہاں کے

باشندگان کو خوامخواہ پریشان کرتی ہے اس حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد ہر منصف مزاج شخص اصلیت کو سمجھ سکتا ہے ہم عمائدین ملت سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کسی ایک شخص کا بغیر تحقیقات اور چھان بین کئے اس قسم کا جھوٹا اور فتنہ انگیز بیان شائع کرنا کیا ملت میں افتراق کا بیج بونے کے مترادف نہیں ہے؟ ضرورت ہے کہ ایسے مفسد اور مفتنی کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے ہم حکومت سندھ سے بھی انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ سامراجی دور کے اس ظلم کو ختم کرنے کے لئے عائد کردہ غیر شرعی اور ناجائز پابندیاں فوراً اٹھا دے اور ہمیں ان مقدس ایام میں ہمارے پیر و مرشد کی اقامت گاہ پر جمع ہونے سے محروم نہ رکھا جائے۔

المعلن طیب آدم سکریٹری انجمن جماعت ناجیہ کراچی

۱۹۸۰-۸۲ء کے دوران ملک ... کے نامور مشائخ عظام اور علماء کرام نے جو مختلف مواقع پر لواری شریف کے درگاہ شریف کی زیارت کی اور بنفسِ نفیس ہر چیز کا جائزہ لیا۔ اپنے بیانات کے ذریعے اصل حقیقت سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔ ان بیانات کی نقل ہم یہاں دے رہے ہیں۔

جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی

مرکزی دفتر ۷۲، محمدی مینشن - مارسٹن روڈ کراچی - فون ۲۲۷۲۷۷ -

جماعت اہلسنت کراچی کے صدر مولانا غلام دستگیر نقشبندی نے کہا ہے۔ کہ اسلام کی تبلیغ واشاعت کا فریضہ اولیاء کرام نے نہایت خوبی سے انجام دیا۔ ان کی نظر میں اتنی تاثیر تھی کہ وہ لوگوں کے دلوں میں انقلاب پیدا کر دیتے تھے۔ وہ گزشتہ رات جماعت لواری شریف کی دعوت پر لواری شریف میں جلسہ نزول قرآن شریف سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اولیاء کرام کی کامیاب کوشش کے نتیجے میں اسلام ہم تک پہنچا۔ لیکن دشمنان اسلام نے لوگوں کو اس دین حق سے دور کرنے کے لئے اولیاء کی شان میں نازیبا باتیں کہنی شروع کر دیں۔ لواری شریف کے مزار پر حج کا الزام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے لواری شریف کا خود جا کر معائنہ کیا اور تمام الزامات کو باطل پایا۔ اب ہم کانگریسی ٹولے کو دعوت دیتے ہیں کہ اگر ان کے الزام میں رتی برابر بھی سچائی ہے تو وہ الزام تراشی کے بجائے حقائق کو ثابت کرنے کے لئے خود لواری آئیں۔ انہوں نے کہا کہ اولیاء اللہ پر جو لوگ آوازے کستے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنگ کی دعوت دیتا ہے۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز سماجی رہنما محمد حنیف حاجی طیب نے کہا یہ ذمہ داری محکمہ اوقاف کی ہے کہ وہ وقف جائداد کی آمدنی سے اس جھوٹے الزام کی تردید بذریعہ کتابچوں کے کرے اس لئے کہ کانگریسی ٹولے نے یہ الزام عائد کر کے اولیاء کرام کے مقام کو گرانے کی ناکام کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ اوقاف نے مسجد و مزار کی مرمت کے سلسلے میں غفلت مجرمانہ سے کام لیا ہے اس لئے حکومت کو اس کا نوٹس لینا چاہیئے۔ اس موقع پر

کراچی سے آئے ہوئے حفاظ قرآن شبینہ میں پورا قرآن شریف سنایا۔ جلسہ میں چوہدری شمشاد وارثی اور جناب غلام عباس قادری نے شرکت کی۔ جماعت لواری شریف کے صدر پیر فیض محمد اور نائب صدر اخوند صالح محمد نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

دستخط

حضرت مولانا غلام دستگیر نقشبندی صدر جماعت اہلسنت کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راولپنڈی ۔ ۱۹ ۔ مارچ ۱۹۸۱ء

مکرمی برادر پیر فیض محمد نقشبندی صاحب ۔ السلام علیکم !

مزاج شریف خیریت موجود خیریت مطلوب ۔ چوہدری شمشاد علی وارثی نے راولپنڈی میں بتایا کہ لواری شریف کے حلقے کے نوجوان مورخہ ۶ اپریل کو قاضی احمد میں جشن حضرت خواجہ محمد زمان صدیقی نقشبندی رحمت اللہ علیہ صاحب درگاہ لواری شریف منا رہے ہیں ۔ مجھے یہ سن کر دلی مسرت ہوئی ۔ اور دعا کی کہ خدا ہر حلقے کے نوجوانوں کو یہ جذبہ پیدا کرے اور جماعت نوجوانان اتحاد لواری شریف کے کارکنوں کا حوصلہ استقلال قائم رکھے ۔ مجھے بڑی مسرت ہوئی کہ میں نوجوانوں کے اس جشن میں ذاتی طور پر شریک ہوتا ۔ حالانکہ وارثی صاحب نے نوجوانوں کی طرف سے مجھے دعوت دی ۔ لیکن وقت اجازت نہیں دے رہا ۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ جناب اس جشن کے موقع پر میرا یہ پیغام حاضرین تک دینا ۔ ممنون ہوگا ۔

دستخط

پیر دیول شریف

پیغام

صدر جشن مہمان خصوصی حاضرین کارکنان اتحاد نوجوانان جماعت لواری شریف

السلام علیکم رحمت اللہ و برکاتہٗ میں اس مقدس جشن میں ضرور شرکت کرتا لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا ۔ مگر جب شمشاد علی وارثی نے اس جشن کے بارے میں تبلایا اور لواری شریف کے حلقے کے نوجوانوں کے حوصلے اور جذبے کا تذکرہ کیا تو مجھے بڑی مسرت ہوئی ۔ کہ اس حلقے کے نوجوان اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد زمان صدیقی نقشبندی علیہ الرحمتہ صاحب درگاہ لواری شریف سے اپنی والہانہ

عقیدت رکھتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ تمام طریقت کے سلسلے کے نوجوان ان نوجوانوں کی تقلید کریں۔ اور یہ سلسلہ طریقت میں جن کا اتحاد اور جوش مسلمانوں کی خدمت اور فروغ اسلام کا عمل انجام دے سکتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ۱۹۳۸ء کا تحریک حصول پاکستان کے مخالفین اور اولیاء کرام کی عظمت کے منکرین کا لگایا ہوا من گھڑت الزام جس کی سرزمین لواری شریف میں کوئی نشان نہیں ہے۔ الزام لگانے والے ریت کا قلعہ بنا کر چلے گئے۔ مگر اس کے کھنڈرات ابھی تک موجود ہیں۔ جس سے ایک عظیم حلقے کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ انشاءاللہ اس نام نہاد ریت کے قلعہ کے کھنڈرات بھی اسی طرح غائب جلد ہو جائے گا۔ جس طرح الزام لگانے والے غائب ہو گئے۔ اطمینان کریں اور دعا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ اولیاء کرام نے اپنے کشف و روحانیت سے اسلام کو فروغ دیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات میں ملاوٹ کرنے کی کوشش کرنا تو درکنار کبھی سوچا بھی نہیں اور کبھی غیر شرعی عمل نہیں کیا۔ اولیاء کرام کی عظمت احترام اور تعلیمات کو جو اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہیں محفوظ کرنے کا یہ ہی واحد طریقہ ہے کہ تمام طریقت کے سلسلوں میں اتحاد اور تعاون قائم ہو۔ میری دعا ہے کہ تمام طریقت کے سلسلے کے ماننے والوں کے نوجوان جماعت اتحاد نوجوانان لواری شریف کی تقلید کریں اور اپنے اپنے بزرگوں کے جشن منا کر اسلام کی خدمت کریں (آمین ثم آمین) خدا قبلہ پیر صاحب لواری شریف کی صحت ٹھیک رکھے تاکہ اس درگاہ کا چشمہ فیض ہمیشہ کی طرح ہمیشہ جاری رہے۔

دعاگو!

دستخط پیر دیول شریف راولپنڈی

صدر (مرکزی) جمعیۃ المشائخ پاکستان۔

جمعیۃ المشائخ پاکستان۔ سندھ شاخ۔

لواری شریف ایک اہم مقدس اسلامی مرکز ہے۔

کھوڑہ شریف سندھ ۲ مارچ (پ ر) پیر مخدوم نیک محمد سجادہ نشین کھوڑہ شریف صدر مرکزی جمعیۃ المشائخ پاکستان رجسٹرڈ صوبہ سندھ نے چیلنج کیا ہے کہ اسلام کی جتنی عظیم خدمت اولیاء کرام نے کی ہے اور کسی نے نہیں افسوس کا مقام ہے کہ من گھڑت سیاسی اغراض کی خاطر اولیاء کرام پر بہتان تراشی کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ لواری شریف میں ایک عظیم بزرگ خواجہ محمد زمان صدیقی نقشبندی کا مزار اقدس ہے جو صدیوں سے فیض کا سرچشمہ ہے۔ لیکن ۱۹۳۶ء سے صرف سیاسی اغراض اور پاکستان کے حصول میں رکاوٹ کی خاطر اس درگاہ پر یہ الزام لگایا کہ لواری شریف میں مصنوعی حج ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط اور من گھڑت افسانہ تھا اور ہے۔ وہاں کوئی غیر شرعی کام نہیں ہوتا۔ میں الزام تراشنے والوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ چل کر لواری شریف دیکھیں اور اپنے امیر جماعت حضرت مولانا عبدالرحمن سلفی صاحب کے ارشادات پر عمل کریں کہ اولیاء کرام کی توہین مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔ مرکزی جمعیت المشائخ سندھ اولیاء کی عظمت کے لئے متحد ہو کر کام کریگی۔

صدر مرکزی جمعیت المشائخ پاکستان سندھ

دستخط

حضرت مخدوم پیر نیک محمد صاحب

سجادہ نشین درگاہ کھوڑا شریف خیرپور سندھ

جمعیتہ المشائخ پاکستان ۔ سندھ شاخ
۲۳ر مارچ ۱۹۸۱ء

مرکزی جمعیتہ المشائخ کنونشن سندھ ۔

کھوڑہ شریف سندھ ۲۳ر مارچ ۔مرکزی جمیعت المشائخ پاکستان رجسٹرڈ کا سندھ کنونشن مرکزی صدر حضرت خواجہ عبدالمجید احمد سراؔت دلول شریف ہوا۔ کنونشن کی کاروائی تلاوتِ کلام پاک سے شروع ہوئی بعد میں جمیعت کے صوبائی صدر پیر مخدوم نیک محمد سجادہ نشین مزارات شہدا کھوڑہ شریف ضلع خیرپور نے مختصر رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی پیر آ ت دلول شریف نے اپنے مختصر خطبہ میں موجودہ حالات پر روشنی ڈالی اور مشائخین کو ان کا فرض یاد دلایا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی جتنی عظیم خدمات اپنے کثیف روحانیت سے کی ہے۔ اس کو فراموش تاریخ کے صفات سے پوشیدہ نہیں کیا جاسکتا۔ تحریک حصول پاکستان میں مجاہدانہ انداز میں صفِ اول میں مشائخین تھے جن میں پیر جماعت علی شاہ۔ پیرادن مانکی شریف، پیر ذکوری شریف پیر غلام مجدد سرہندی۔ خواجہ احمد زمان صدیقی نقشبندی، لواری شریف حضرت مفتی ظہور الحسن درس۔ حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی حضرت مخدوم شفیع محمد کی خدمات تاریخ پاکستان کا اہم حصہ ہے۔ لیکن وطن عزیز کو اور اس وطن کو جس کے حصول میں تین لاکھ شمع رسالت کے پروانوں نے اسلام کے نام پر جامِ شہادت نوش کیا۔ اور اس سرزمین پاک کی بنیاد کو جنم دیا۔ اس مقدس درگاہ کے اس وقت کے سجادہ نشین حضرت خواجہ احمد زمان صدیقی نے پاکستان کے حصول میں بھرپور حصہ لیا۔ ان پر ۱۹۳۶ء میں یہ الزام لگادیا کہ اس درگاہ پر مصنوعی حج ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ

وہ واحد درگاہ ہے۔ جہاں کوئی غیر شرعی کام نہیں ہوتا۔ واقعہ یہ ہے کہ ۹ /
ذی الحجہ سنہ ۱۱۴۹ھ کو صاحب درگاہ کے پیرو مرشد حضرت خواجہ محمد عثمانؒ
عرف ابوالمساکین نقشبندی کا وصال مکہ مکرمہ میں ہوا تھا۔ اور وہیں مدفون ہیں۔
میں ذاتی طور پر دوسرے مشائخین کے لواری شریف گیا۔ وہاں مجھ کو
مخالفین کے الزامات کے ایک الزام کی ہی صداقت نہ مل سکی۔ بلکہ یہ بہتان
ہے اور سلسلہ ولایت کو بدنام کرنے کا عمل ہے۔ میں انتہائی صفائی کے ساتھ
اعلان کرتا ہوں کہ ہم کسی فرد یا کسی طبقے پر ذاتی حملے نہیں کرتے بلکہ اپنا عمل
بیان کرتے ہیں۔ اور دوسرے افراد و طبقوں سے بھی یہی توقع ہے۔ مجھے
ذاتی طور پر جناب عبدالرحمٰن سلفی صاحب امیر جماعت اہلحدیث کا یہ
بیان پڑھ کر کہ مسلمان اولیاء کرام کی توہین نہیں کرتے بلکہ اولیاء کرام نے
اسلام کی بہت بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ جناب پیر گل حسن صدیقی
نقشبندی پیر آف لواری شریف نے ذاتی طور پر مع اپنے حلقے کے مرکزی جمعیت المشائخ
پاکستان کو تعاون کا یقین پیش کیا ہے اور ان کی جماعت کے صدر میاں پیر فیض محمد
میرے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے اس عزیز وطن کو مشائخ کے مکمل اتحاد اور مکمل طور پر
جدوجہد کی ضرورت ہے اور اگر ایسا نہ ہوا۔ تو خدا کی بارگاہ میں سرندامت
ہوں گے۔ اور سزا تو ضرور ملے گی۔ سلسلہ طریقت کا کوئی حصہ ہو۔ چاہے چشتیہ
نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ یا ان سلسلوں کی ذیلی شاخ۔ سب ایک ہیں کسی
میں کوئی تفاوت نہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کہ جس سرزمین کا نام پاکستان
ہے۔ یہ سرزمین اولیاء کرام کی مرہون منت ہے۔ اور آج جو مسلمان کی اتنی بڑی
تعداد نظر آتی ہے۔ وہ بھی ان ہی اولیاء کرام کا طفیل ہے۔ اور صرف اولیاء کرام
ہی قوم کو شمع اسلام اتحاد سے مالامال کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو منکر ولایت
میں اتحاد نہیں انتشار کا سبب بن سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اس پیاری اور

کمزوری کے عالم میں پر آستانہ پر جا رہا ہوں۔ اور خود جائزہ لے رہا ہوں
مجھے معلوم ہے کہ سلسلہ ولایت کو بدنام کرنے کے لئے کون سے حربے استعمال
ہو رہے ہیں۔ خدا کا غضب کہ لواری شریف جہاں بزرگ کامل خواجہ محمد زمان صدیقی
نقشبندی علیہ الرحمتہ کا تین سو سالہ مزار اقدس ہے۔ فیض کا چشمہ برابر جاری
ہے۔ نسلی طور پر اُن کا شجرہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ملتا ہے۔ کر رہے ہیں۔ اور ان کا ایک نامزد خصوصی سفیر میرے دورے میں
میرے ہمراہ ہے۔ میں مرکزی جمعیت المشائخ پاکستان رجسٹرڈ سندھ کے
امیر کے اس خیال سے متفق ہوں کہ جلد ہی وہ صوبہ کا ایک مشائخ کنونشن
کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ اُن کے ارادوں کو کامیاب
کرے میں مرکز پر واپس پہنچ کر صدر پاکستان سے ملوں گا۔ اور تمام حالات
اُن کو پیش کردوں۔ مشائخ کو اسلام کی خدمت درکار ہے وہ کسی اقتدار
کا لالچ نہیں رکھتے۔ ہم کو خدا کی قربت زیادہ عزیز ہے دنیوی حکام کے
مقابلے میں اس کے بعد کنونشن دُعا کے ساتھ ختم ہوا۔

دستخط

حضرت مخدوم پیر نیک محمد صاحب
سجادہ نشین درگاہ کھوڑا شریف اور صدر جمعیۃ المشائخ پاکستان صوبہ سندھ۔

موتمر عالم اسلامی پاکستان

WORLD MUSLIM CONGRESS PAKISTAN

پوسٹ بکس ۳۸۱
ا۔ دیال سنگھ مینشن
شارع قائداعظم
لاہور۔ پاکستان

صدر:
حکیم آفتاب احمد قریشی
قومی دواخانہ بیڈن روڈ لاہور
فون ۵۳۲۳۸ آفس
۴۱۱۰۷ گھر

سیکریٹری جنرل
نوابزادہ محمود علی خان
موٹر ہاؤس۔ شارع قائداعظم لاہور
فون ۵۴۷۴۴ آفس
۸۵۲۲۲۷ گھر

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۱ء

مکرمی محترمی پیر فیض محمد نقشبندی صاحب السلام علیکم رحمت اللہ و برکاتہ

مجھے وارثی صاحب جوان دنوں لاہور میں ہیں یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ لواری شریف کے حلقے کے نوجوان اتحاد لواری شریف کے زیر اہتمام ۶ اپریل کو قاضی احمد جشن سلطان اولیاء خواجہ محمد زمان صدیقی نقشبندی علیہ الرحمۃ کی یاد میں ایک جشن کر رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری قوم کے نوجوانوں کو اپنے بزرگوں کی یاد منانے کا جذبہ موجود ہے۔ ان ہی بزرگوں نے اپنے عمل اپنے کشف سے اسلام کی بے بہا خدمات انجام دیں اور تاریخ کے صفحات پر بہت کچھ یادیں چھوڑ گئے ہیں۔ جو نئی نسل کی رہنمائی کے لئے کارگر ہیں۔ ان بزرگوں نے مسلمانوں کو اخوت بھائی چارے کا درس دیا اور اسلام کی تعلیم پر چلنے کا پیغام اور یہ ہی ہماری نجات کا ذریعہ ہے میری دعا ہے کہ خدا ہمارے نوجوانوں میں یہ جذبہ مستحکم بنیادوں پر قائم رہے (آمین ثم آمین)

نوابزادہ محمود علی خان
جنرل سیکریٹری موتمر العالم اسلامی پاکستان شاخ

اہل سنت کے مدارس و مساجد کے تحفظ کا صوبائی ادارہ

حبیب وارثی ٹرسٹ ؁۱۹۷۴

ھیڈ آفس :-

مدرسۃ العلوم حبیبیہ - گھارو ضلع ٹھٹھہ

تاریخ ۹ اگست ؁۱۹۸۲ء فون ۱

گھارو ٹھٹھہ ۹ اگست (پ ر) صوفی علامہ حبیب وارثی صدر ورلڈ اسلامک مشن ضلع ٹھٹھہ ڈیویژن نے ایک اخباری بیان میں پرزور الفاظ میں تردید کی ہے کہ لواری شریف میں ۹ ذی الحجہ کو نہ کوئی مصنوعی حج ہوتا تھا یا ہوتا ہے۔ ٹھٹھہ میں دستار بندی کے موقع پر چند حضرات نے قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ کے سامنے یہ بہتان دہرایا تھا۔ لیکن میں ذاتی طور پر دیگر علماء کرام کے ہمراہ ۹ ذی الحجہ کو لواری شریف میں حاضر ہو چکا ہوں۔ میں نے وہاں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی۔ جس سے مصنوعی حج کا شبہ بھی کیا جائے۔ میں نے قائد اہل سنت کے روبرو ہر فرد کو دعوت دی کہ وہ میرے ہمراہ امسال ۹ ذی الحجہ کو لواری شریف چلیں اور دکھائیں کہ ان کے الزام میں کیا حقیقت ہے۔ دراصل یہ الزام تراشی ایک خاص مکتبہ فکر کے حضرات کا جو سلسلہ طریقت کے منکر ہیں۔ تحریک حصول پاکستان کے دوران مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کی کانگریسی سازش تھی۔ جو بالکل غلط اور من گھڑت ہے۔ حج صرف بیت اللہ مکہ معظمہ میں ہی ہو سکتا ہے۔ سلطان الاولیاء خواجہ محمد زمان صدیقی نقشبندی مجددی قدس سرہ کے پیر ومرشد حضرت خواجہ محمد ٹھٹھوی عرف ابو المساکین نقشبندیہ کا وصال ایام حج میں ۹ ذی الحجہ ؁۱۱۴۹ھ کو مکہ معظمہ میں ہوا اور وہ وہیں دفن ہیں۔ اس وقت سے ان کے خلیفہ اپنے پیر ومرشد

کا سالانہ عرس انتہائی شرعی حدود میں کرتے ہیں جو سلسلہ اسی وقت سے جاری ہے تعجب یہ ہے کہ ایک مکتبۂ فکر کے چند کانگریسی علماؤں کو تحریک پاکستان کے زمانے میں یہ مصنوعی حج وہاں کیسے نظر آگیا۔ پہلے سے وہ وہاں سے بے خبر کیوں تھے۔ صوفی صاحب نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ امسال ۹ ذی الحج سے قبل مقتدر علماء اہل سنت و جسٹس پیر کرم شاہ جج فیڈرل شرعیت کورٹ پر مشتمل کمیشن بنائے جو اس تاریخ کو موقع پر جاکر دیکھے کہ الزام کی کیا حقیقت اور اغراض ہیں۔ پاکستان مسلمانوں نے عظیم قربانیاں دے کر اسلام کے نام پر حاصل کیا۔ وہ کسی قیمت پر یہ نہیں برداشت کر سکتے کہ اسلام کے بنیادی رکن کے خلاف اس سرزمین کچھ ہو اس حلقے کے لاکھوں مریدین پکے مسلمان اور پابند شرع ہیں اور انہوں نے تحریک حصول پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور وطن میں مصطفوی نظام کے طالب ہیں۔ صوفی صاحب نے تمام علماء اہل سنت اور مشائخ عظام سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ خود جاکر لواری شریف جاکر اپنا فرض پورا کریں۔ کیونکہ یہ ایک شمع رسالت کے پروانوں اور اولیاء کرام کے عقیدت مندوں کے خلاف کھلی سازش ہے۔ جو مسلمان کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتے۔ صوفی صاحب نے کہا کہ کانگریسی ایجنٹوں کو اپنا پرانا رویہ تبدیل کر دینا چاہئے کیونکہ اب پاکستان بن چکا ہے اور کانگریس مشن ناکام ہو چکا ہے۔ اور یہ وطن اولیاء کرام کے عقیدت مندوں کی قربانی سے حاصل ہوا اور آبادی کی اکثریت بھی اُن کی ہے۔

دستخط

جناب حضرت صوفی حبیب وارثی صاحب

صدر ورلڈ اسلامک مشن ضلع ٹھٹھہ اور بدین

ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۹ تا ۱۶ فروری ۱۹۸۲ء سے لیا گیا

ممتاز عالم دین
مولانا مفتی محمد حسین نعیمی کا فتویٰ

"لواری شریف میں اسلامی تعلیمات کے خلاف کوئی کام نہیں ہوتا"

۲۴ جنوری کو لواری شریف بدین سندھ میں خواجہ محمد زمان صدیقی نقشبندی کے دربار پر ایک عظیم الشان سیرت النبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ سندھ کے تمام علاقوں کے ہر طبقہ سے چھوٹے بڑے ہزارہا عقیدتمندوں نے اس اجتماع میں شرکت کی سندھ کے اس دربار لواری شریف سے لاکھوں مسلمان حلقہ ارادت رکھتے ہیں۔ یوں تو پورے سال دور دراز کے زائرین کی آمد و رفت رہتی ہے۔ مگر ۹ ذی الحجہ کو پورے سندھ کے ارادتمندوں کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ لاکھوں افراد دعا، درود ذکر و فکر میں مشغول ہوتے ہیں۔ نوافل اور تلاوت قرآن کریم کثرت سے پڑھتے ہیں۔ میلے ٹھیلے کی افراتفری سے سراسر پاک ہوتا ہے۔ بدخواہوں اور بدعقیدہ لوگوں نے اس مقدس اجتماع کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رکھا تھا کہ لواری شریف میں حج و طواف کیا جاتا ہے۔ اس بے ہودہ جھوٹے الزام کا پول تو کھل چکا ہے جس کا موقع پر کوئی نام و نشان نہیں ہے۔ اولیاء کرام سے دشمنی رکھنے والے ہمیشہ ہی خانقاہوں کے خلاف طرح طرح کے الزامات لگاتے ہی رہتے ہیں یہ الزام اسی طرح کے مذموم پروپیگنڈے کی ایک کڑی ہے۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ وہاں اسلامی تعلیمات کے خلاف کوئی کام نہیں ہوتا۔ مجھے یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ

یہ دربار محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لے رکھا تھا۔ اس دربار کے متعلق

بہت سی اراضی وقف ہے۔ جس کی آمدنی تقریباً سات لاکھ روپیہ سالانہ تک رسی ہے۔ جو محکمہ اوقاف حاصل کرتا رہا ہے۔ محکمہ اوقاف اپنی روایت کے مطابق اس دربار کی دیکھ بھال میں ناکام رہا ہے۔ محکمہ کی لاپرواہی سے وقف عمارات شکستہ ہو گئی ہیں۔ حتیٰ کہ خواجہ محمد زمان صدیقی اور دیگر خاندانی بزرگوں کے مزارات اور ان کا پُر وقار گنبد بھی محکمہ اوقاف کی غفلت سے خستہ ہو چکا ہے۔ جس کی فوری مرمت جلد ہونی چاہیئے۔ محکمہ نے اس کی مرمت کا پروگرام بنایا تھا۔ گنبد کے اندر انیٹوں کے عارضی پلر بنا کر ٹیکیس لگا رکھی ہیں۔ عرصے سے کام بند پڑا ہے گنبد کے اندر مزار مبارک کے اردگرد زائرین کے کھڑے ہونے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ محکمہ اوقاف کو بارہا درخواست دی جا چکی ہیں نہ تو محکمہ خود اس کی مرمت مکمل کرتا ہے اور نہ ہی اس کی حاصل کردہ لاکھوں روپیہ کی آمدنی سے کوئی رقم دیتا ہے حکومت سندھ کی ذمہ داری ہے کہ وہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اس مرکزی دربار کی فوری مرمت اور اس کی دیکھ بھال کے لئے رقم مہیا کرے زیر مرمت کام کی تکمیل کرے اور زائرین کی تکلیفوں کو دور کرے۔

خواجہ محمد زمان صدیقی کے فیضان و تربیت سے سندھ کا یہ علاقہ امن و امان کا گہوارہ ہے بدین کے اس علاقے کے اردگرد اسلامی ثقافت اور دینی ماحول ہے۔ لوگوں میں اسلام سے بے پناہ لگاؤ ہے۔ اسلامی اقدار اور اسلامی شعار کا احترام آج بھی موجود ہے۔ اس علاقے کے باشندے اسلامی روایت پر عمل پیرا ہیں۔ بود باش میں سادگی ہے۔ کھیل و تماشے کے مراکز سے یہ علاقہ پاک ہے۔ جان و مال کی عزت کا بڑی حد تک تحفظ قائم ہے۔ خواتین بازاروں میں سڑکوں کو کہیں نظر نہیں آتیں۔ بلاشبہ سندھ باب الاسلام بھی ہے اور باب السلام بھی۔

ضروریات زندگی اس علاقے کے باشندوں کو کم سے کم حاصل ہیں پانی اور مواصلات کی سہولتوں سے محروم ہے انتہائی پسماندہ علاقہ ہے اس کے باشندوں کی ضروریات زندگی

کو پورا کرنا اور ان کو ترقی کے مواقع مہیا کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اس علاقے کے باشندے چونکہ اسلام دوست ہیں اور اچھے مسلمان ہیں اس لئے موجودہ حکومت کو پسند کرتے ہیں۔ موجودہ حکومت کی طرف سے اسلامی نظام میں پیش رفت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اسی اسلامی رشتہ کی بنا پر حکومت سے ہر طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت بھی ان کا اور ان کے علاقہ کا خیال رکھے۔ پاکستان کی خوشحالی اور اس کی ترقی کا دارومدار جس چیز پر ہوگا۔ یعنی پٹرول کی دستیابی ذخائر کا شکر ہے۔ یہ قوت اور ترقی کا سرچشمہ بھی قدرت الہٰی نے اسی علاقے میں عطا فرمایا ہے۔ درحقیقت یہ علاقہ ہر لحاظ سے پاکستان میں اہمیت کا حامل ہے۔

ناظم
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ (رجسٹرڈ)
محمد نگر۔ لاہور

نقلی حج کا بہتان

اہل تصوف کو نابود کرنے کی تیاریاں

حفاظت تصوف کے لئے سب صوفیوں کو متحد ہو جانا چاہیے

کانگریسی مسلمانوں نے جب لوگوں پر فرضی حج کا بہتان باندھا تو ممتاز صوفی ادیب خواجہ حسن نظامی نے اپنے پرچے منادی میں اس کی مذمت فرمائی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حسن نظامی دہلوی

[illegible]

جماعت اہلسنت پاکستان کراچی

جمعیت المشائخ پاکستان

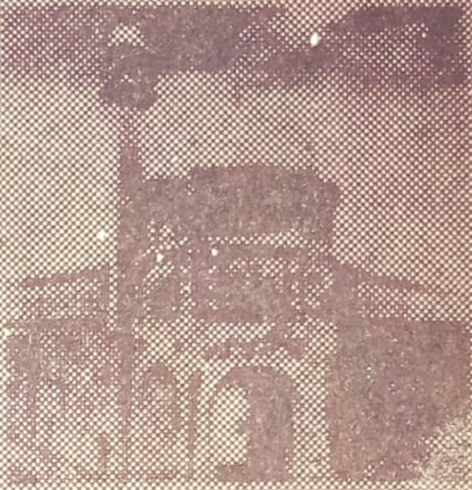
[illegible]

[illegible]

[illegible]

صدر جمعیت المشائخ [illegible]





[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موتمر عالم اسلامی پاکستان

(WORLD MUSLIM CONGRESS PAKISTAN)

[illegible]

[illegible]

مکرمی و محترمی [illegible] السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خدا کا شکر ہے کہ [illegible]

[illegible] ہماری قوم کے نوجوانوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کا درس دیا اور [illegible]

[illegible]

قائم رہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

جنرل سیکرٹری

موتمر عالم اسلامی پاکستان